قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

بدھ 29۔اپریل 2020ء | 5رمضان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 103

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتاہے۔

یُبَشِّرُهُمۡ رَبُّهُمۡ بِرَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَ رِضۡوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمۡ فِيۡهَا نَعِيۡمٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۲۱﴾

(التوبہ:21)

ترجمہ:ان کا ربّ انہیں اپنی طرف سے رحمت کی اور خوشنودی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے ہمیشہ ٹھہری رہنے والی نعمتیں ہوں گی۔

فرمانِ رسول ﷺ

روزہ چھوڑنے کی سزا

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں کسی دِن بغیر عذر اور بیماری کے روزہ چھوڑا، عمر بھر کے روزے اُس کا بدل نہ ہوں گے خواہ وہ کتنے ہی روزے رکھے۔

(بخاری، کتاب الصوم،بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

حقانیت کی روشنی

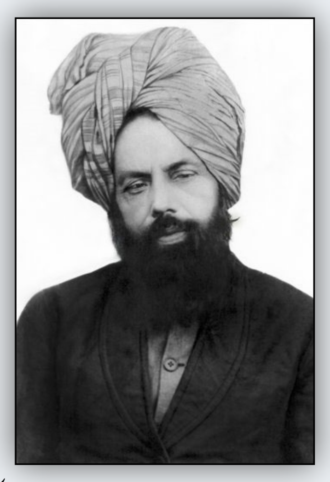

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’میں افسوس کرتا ہوں کہ ہمارے اکثر علماء کی توجہ اکثر ظاہری اور پست اور موٹے خیالوں کی طرف کھنچی ہوئی ہے اور وہ ان باریک حقیقتوں کو سمجھتے نہیں کہ جو خدا وند کریم نے کتاب عزیز میں رکھی ہیں اور جو ہمارے سیّد و ہادی علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ وہ ایسے عارف کو جو خدائے تعالیٰ سے معارف حکمیہ کا انعام پاوے اور ان دقائق کو کھولے جو ضرورت وقت نے ان کا کھولنا فرض کردیا ہے۔ زندیق اور مُلحد اور مُحرّف اور دین سے برگشتہ قرار دیتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ حقیقتوں سے اکثر ناواقف اور صرف ظاہر اور مجاز پر قناعت کرنے والے ہیں اور اس سرور حقیقی کی طرف ان کی طبیعتوں کو میل ہی نہیں اور نہ کچھ مناسبت ہے جو اسرار غامضہ پر اطلاع پانے سے حقّانی عارفوں کو حاصل ہوتا ہے مشرقی بت پرستی کا اثر اگرچہ کَمَا ھُوَہو تو ان پر پڑا نہیں مگر پھر بھی ان کے دلوں میں وہم پرستی کے ایسے بت مخفی ہیں کہ وہ قبلہ حقیقت تک پہنچنے سے سدِّراہ ہورہے ہیں۔ میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ ان بتوں کے توڑنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے اور میں کسی دلیل سے شبہ نہیں کرسکتا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ان بتوں کو بکلی توڑ دیا جاوے اور خدا پرست لوگ گم گشتہ حقیقتوں کو پھر پالیویں خداتعالیٰ جو تمام بھیدوں سے واقف ہے خوب جانتا ہے کہ یہ لوگ حقیقت اسلامیہ سے دور جا پڑے ہیں اور حقانیت کی مبارک روشنی کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد5صفحہ36)

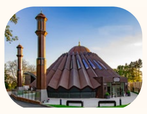

فرمان خلیفہ وقت

انسانیت کو بچانے کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک درد کے ساتھ انسانیت کو تباہی سے بچانے کیلئے بھی دعا کریں۔ جنگوں کے ٹلنے کیلئے دعا کریں۔ دعاؤں اور صدقات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ اگر اصلاح کی طرف دنیا مائل ہو جائے تو یہ جنگیں ٹل بھی سکتی ہیں۔ ہم اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ دنیا کا ایک حصہ تباہ ہو اور پھر باقی دنیا کو عقل آئے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور آنے والے کو مانیں بلکہ ہم تو اس بات پر خوش ہیں اور کوشش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کے بداعمال کی وجہ سے تباہی میں نہ ڈالے اور دنیا کو عقل دے کہ وہ بد انجام سے بچیں۔ جہاں مسیح موعودؑ کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ اس پیغام کو عام کریں کہ عافیت کا حصار اب مسیح موعودؑ کے ساتھ جڑنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے یا جڑنے میں ہی ہے، وہاں ہم ان کیلئے دعائیں بھی کریں۔ اس یقین کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری دعاؤں سے ان کو عقل بھی آ جائے اور اللہ تعالیٰ ان کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بھی بچا لے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے کہ دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اور اس کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور کوششوں کو بھی عمل میں لائیں اور دعاؤں کی بھی انتہا کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا غلبہ دعاؤں کے ذریعہ سے ہونا ہے۔ آپ کو دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 30جون 2017ء)

اس شمارہ میں

- (اداریہ) راتوں کی نیند کو عبادت کے لئے وقف کرنا
- خطبہ نکاح۔فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
- نماز جنازہ حاضر و غائب
- ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین
- وبائی ایام میں تجہیز و تکفین کا مسئلہ
- رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

اداریہ

راتوں کی نیند کو عبادت کے لئے وقف کرنا بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے

رمضان سے دو دن قبل روز مرّہ کی صبح تلاوت قرآن کے دوران سورة السجدہ کی درج ذیل آیت 17 نظروں سے گزری۔ تَتَجَافٰی جُنُوۡبُہُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ

ترجمہ: ان کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں وہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں اس سے ڈرتے ہوئے اور اس سے طمع کرتے ہوئے اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت اور سیاق و سباق کی آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی علامات کا ذکر فرماتا ہے کہ وہ راتوں کو نماز تہجد کے لئے اپنے بستروں سے الگ ہوکر اپنے خالق حقیقی کو عذاب سے بچنے اور رحمتوں کے حصول کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت میں راتوں کو بستروں سے الگ ہو کر نماز تہجد پڑھنے اور خدا کے دیئے ہوئے اموال سے اس کی خاطر خرچ کرنے میں بظاہر کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر غور کرنے سے ایک بہت ہی عمیق تعلق ذہن میں اُبھرتا ہے اور وہ یہ کہ رات کی نیند بھی ایک عطائے ربی ہے۔ اس نعمت سے کچھ اللہ کی خاطر جاگ کر انفاق فی سبیل اللہ کی جا سکتی ہے۔

ویسے تو انفاق فی سبیل اللہ میں مال و زر اور اموال مرغوبہ میں سے دینا ہے لیکن ہر وہ استعداد اور بشری قوتیں خواہ جسمانی ہو یا علمی ان میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنا بھی انفاق میں آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ یہاں مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ عام ہے اس سے کوئی خاص شے روپیہ پیسہ یا روٹی کپڑا مراد نہیں ہے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ خرچ کرتے ہیں۔
(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول ص399)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔

یہاں رزق سے مراد خوردنی اشیاء ہی نہیں ہیں بلکہ ہر ایک نعمت جو خدا کی طرف سے انسان کو ملی ہے...خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے اپنی عادتوں کو بدلنا، اخلاق رذیلہ کو چھوڑدینا یہ بھی ایک انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اسی طرح زبان سے نیک باتیں لوگوں کو بتلانی اور بُرائیوں سے روکنا بھی اسی میں داخل ہے۔ (حقائق الفرقان جلد اول ص62)

رمضان کی آمد آمد ہے جب یہ اداریہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا اس وقت آپ رمضان میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اس رمضان میں انفاق فی سبیل اللہ کے وسیع تر مضمون کو سامنے رکھتے ہوئے گزاریں یہاں تک کہ رمضان ہم سب میں داخل ہو جائے۔

1۔ آنحضور ﷺ رمضان میں انفاق فی سبیل اللہ کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ آپ تیز آندھی کی طرح خیرات فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے خدا کے دیئے ہوئے مال و دولت سے اللہ کی راہ میں دیں اور غرباء و مستحقین کی مدد کریں۔

2۔ قومی، ملی اور جماعتی ضروریات کو مدنظر رکھ کر انفاق فی سبیل اللہ کریں۔

3۔ راتوں کی نیند بھی ایک نعمت خداوندی ہے انسان نیند سے سکون حاصل کرتا ہے۔ وہ لوگ جو دوائیاں لے کر نیند پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن سے اس نعمت عظمیٰ کے متعلق پوچھ لیں اس لئے خدا کی اس نعمت کو ہر صبح تہجد کے لئے اُٹھ کر وقف کریں۔

4۔ نیند کی بات چلی ہے اس تعلق میں آنسوؤں کا ذکر کر دوں۔ غم کی حالت پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے رونا اور آنسو بہانا بھی ایک نعمت خداوندی ہے۔ اس رمضان کو اس حوالہ سے بھی انفاق فی سبیل اللہ کا رمضان بنا دیں۔

5۔ اپنی خدا داد استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے آپ کو نیکی کی طرف راغب کرنا بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اس ناطے سے ایک بدی کو ترک کرنے اور ایک نیکی اپنانے کا عزم کر کے اپنے آپ کو نیکیوں کے سفر کی طرف رواں دواں رکھیئے۔

6۔ اس سے اگلا قدم اہل خانہ ، عزیزو اقارب اور ماحول و معاشرہ میں بسنے والوں کے لئے داعی الیٰ اللہ بن کر دوسرے لوگوں کو نیکیوں کی طرف راغب رکھنا بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

7۔ تحائف کا رمضان کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تَھَادُوۡا تُحَابُوۡا (ابن عساکر) کہ ہدیہ (تحفہ) دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اس ارشاد نبوی کے تحت رمضان میں دعاؤں کا تحفہ بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے ۔کسی بزرگ سے دعائیں کروانے کے لئے تحفہ دینا بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

8۔ اپنے علم، عقل اور عزت کی قربانی بھی انفاق فی سبیل اللہ ہے الغرض اس حکم میں امیر، غریب، چھوٹااور بڑا سب برابر ہیں۔ غریب بھی حسب توفیق اس قسم کے انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ لے کر امیروں سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ تسبیح و تحمید و تذکیر کے ذریعہ بھی انفاق فی سبیل اللہ کا ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

آنحضور ﷺ کے پاس کچھ غریب صحابہ تشریف لائے اور عرض کی کہ امیر صحابہ مالی قربانی کر کے ہم سے آگے بڑھ جاتے ہیں ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ تسبیحات کیا کریں۔ اللہ کو یاد کیا کریں اور فرض نمازوں کے بعد خصوصی طور پر تسبیحات کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ اس رمضان کو انفاق فی سبیل اللہ کے وسیع تر مضمون کے مطابق ہم سب کو گزارنے کی توفیق دے۔

(ابوسعید)

رمضان نیکیوں کا خزینہ

ہمارے لئے ہے مبارک مہینہ
یہ رمضان ہے نیکیوں کا خزینہ
تہجد میں اٹھو یہ دن قیمتی ہیں
تلاوت عبادت کا ہے یہ مہینہ
دعائیں کریں اس مہینہ میں ایسی
کہ مل جائے مولا کی الفت کا زینہ
خدایا جو رمضان کی برکتیں ہیں
سکھا دیں ہمیں زندگی کا قرینہ
جو مال و متاع دے گا راہ خدا میں
ملے گا اسے برکتوں کا دفینہ
خدایا تری ہو رضا ہم کو حاصل
ہو مومن کا تیری محبت میں جینا

خواجہ عبدالمومن۔ناروے

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 24مارچ2018ءبروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

- **پہلا نکاح عزیزہ مفلحہ رشید** کا ہے۔ یہ واقفۂ نو ہیں۔ مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم اعزاز احمد خان مربی سلسلہ کینیڈا کے ساتھ چار ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ اعجاز احمد چوہدری صاحب کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

- **اگلا نکاح عزیزہ صباح عدنان** کا ہےجو محمد ایوب خان صاحب (لاہور)کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شکیل احمد (مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو خلیل احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے ان کے،لڑکی اور لڑکے کے وکیل مقرر ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا۔

- **اگلا نکاح ناجیہ طاہر منیر** کا ہے جو منیر احمد طاہر صاحب (موِرڈن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم طارق نسیم احمد کے ساتھ ساڑھے چار ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ مربی ہیں اور اس سال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر خالد نسیم صاحب کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

اگلا نکاح عزیزہ اقراء اکرم کا ہے جو محمداکرم صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم تصوّر احمد خورشید ابن منوّر احمد خورشید صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

- **اگلا نکاح عزیزہ شبرہ ابڑو** (واقفۂ نو) کا ہے جو انس احمد اطہر ابڑو صاحب کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم محمد احمد طارق (واقف نو)ابن منیر احمدطارق صاحب(ہالینڈ)کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہرپر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

- **اگلا نکاح عزیزہ نائلہ جاوید** کا ہے جو وسیم احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مبارز معین جاوید (واقف نو) کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو مبارک احمد جاوید صاحب(جرمنی) کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا۔

- **اگلا نکاح عزیزہ ماہ رخ عارف** کا ہے جو عارف محمود بٹ صاحب (فرانس) کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم عبدالطیب (واقف نو) ابن عظمت محمود طاہر صاحب (نیو کاسل یوکے) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا۔

- **اگلا نکاح عزیزہ سعدیہ نوال** (واقفۂ نو) کا ہے جو اعجاز احمد قمر صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔اور یہ نکاح عزیزم زریاب محموداِبن محمود احمد ناصر صاحب (امریکہ) کے ساتھ پچیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایاہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

- **اگلا نکاح عزیزہ حانیہ آکاش** کا ہے جو محمود احمد ناصر صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔اوریہ نکاح عزیزم ابراہیم چوہدری ابن مبشر احمد چوہدری صاحب (امریکہ) کے ساتھ پچیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

- **اگلا نکاح عزیزہ عروش ظفر** بنت ظفرالحق چوہدری صاحب (یوکے) کا ہے۔جو عزیزم مبشراحمد چوہدری ابن چوہدری توقیراحمد صاحب (یوکے) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور لڑکی کے وکیل کا نام غلط لکھا ہونے کی بناء پر فرمایا۔

یہ کیا ہے؟ اوپر لکھا ہوا ہے عروش ظفربنت ظفرالحق چوہدری، اور یہاں وکیل کا نام محمد اکرم صاحب لکھا ہوا ہے۔

اس پر لڑکی کے والد ظفر الحق چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ غلطی سے لکھا ہو گا، ظفرالحق ہےاور میری بیٹی کا نکاح ہے۔

حضور انور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔ظفر الحق ہے، آپ کی بیٹی ہے،آپ اس کے ولی ہیں؟

ان کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فریقین میں درست ناموں کے ساتھ ایجاب وقبول کروایا اور پھرفرمایا۔

دعا کرلیں۔اللہ تعالیٰ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آپس کے قائم ہونے والے یہ رشتے جو ہیں ان میں سب سے بڑی بات،جس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو تلاوت کی جاتی ہیں زور دیا ہے، تقویٰ ہے،نیکی ہے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور اعتماد کی فضا پیدا کرنا ہے۔ پس آج طے ہونے والے بہت سے رشتے جو ہیں، واقفین زندگی کے بھی ہیں۔ ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں، اپنی گھریلو ذمہ داریاں بھی اور باہر کی ذمہ داریاں بھی دوسروں سے بڑھ کر ہیں ۔ اسی طرح جو لڑکیاں جن سے رشتے قائم ہو رہے ہیں، ان کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ واقف زندگی کے ساتھ جو رشتہ ہے وہ ہر لحاظ سے نبھانے کے لئے خود بھی وقف زندگی بننا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سارے قائم ہونے والے رشتے نیکی پر قائم ہوں، تقویٰ پر قائم ہوں اور ایک دوسرے کا احساس اور خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور آئندہ نسلوں کی نیک تربیت کرنے والے ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نےان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور دعا کے بعد تمام نکاحوں کے فریقین نے حضورانور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

(مرتبہ :ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

شریف احمد بانی

روزہ مذاہب عالم کا ایک مشترکہ اثاثہ

میرے والد محترم محمد صدیق بانی روزہ کے بارے میں ایک دلچسپ مقدمہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اس مقدمہ کا احوال میں اپنے الفاظ میں بیان کر رہا ہوں۔

1930ء کی دہائی میں متحدہ بنگال میں ڈھاکہ کے ایک کالج سے متصل ہوسٹل والوں نے رمضان شریف کی آمد سے قبل نوٹس بورڈ پر یہ اعلان کیا کہ رمضان کے مہینہ میں ہوسٹل کا کھانے کا کمرہ دن کے وقت بند رہے گا اور تمام طلبا کو کھانا سحری اور افطاری کے وقت ملا کرے گا۔

اس پر بی۔اے کے ایک طالب علم اصغر علی نے سپرنٹنڈنٹ کو خط لکھا کہ چونکہ میں روزہ رکھنے کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے ہوسٹل کے قواعد کے مطابق مجھے دوپہر اور رات کا کھانا حسب سابق دیا جائے اور دن کے وقت کھانے کا کمرہ بندنہ کیا جائے۔ جب سپرنٹنڈنٹ نے یہ درخواست منظور نہ کی تو اصغر علی نے ڈھاکہ کی عدالت میں درخواست کی جس میں مذکورہ بالا مطالبات پیش کئے۔ ڈھاکہ کی عدالت نے حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت کی کہ اصغر علی کو مقررہ اوقات میں ہی کھانا دیا جائے۔ ہوسٹل والوں نے ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ کی عدالت میں اس حکم کے خلاف اپیل دائر کی۔ جہاں سے حکم امتناعی منسوخ ہو کر سپرنٹنڈنٹ کی ہدایات کو بحال کر دیا گیا۔ اصغر علی نے اس فیصلہ کے خلاف کلکتہ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ اپیل کی سماعت ایک ہندو جج مسٹر سی۔ سی۔ گھوش کی عدالت میں 29رمضان کو ہوئی۔ اصغر علی کے وکیل نے بحث میں دو باتوں پر زور دیا۔

1۔ مذہب میں جبر نہیں ہے۔زبردستی روزہ رکھنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

2۔ ہوسٹل نے جن قواعد و ضوابط کے تحت اپیل کنندہ سے رہائش اور خوراک کی فیس لی ہوئی ہے۔ اس کے مطابق سپرنٹنڈنٹ کو کھانے کا کمرہ بند کرنے یا اوقات تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

اس کے جواب میں ہوسٹل والوں نے کہا کہ بسااوقات ہوسٹل کی مرمت یا دیگر ضروریات کے لئے مختلف کمرے بند کئے جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح موسم سرمااور گرما میں کھانے کے اوقات تبدیل کئے جاتے ہیں۔ فاضل جج نے وکلاء کی بحث سن کر فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ جہاں تک کمرہ بند کرنے یا اوقات میں تبدیلی کا سوال ہے۔ تو سپرنٹنڈنٹ کو اس بات کا پورا اختیار ہے کہ وہ اوقات میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ درخواست کے مذہبی پہلو کے متعلق جج صاحب نے کہا کہ روزہ رکھنے کا حکم اسلام کے علاوہ بھی دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اگر کسی مذہب میں روزہ نہیں ہے تو اسے اسلام کے اس زریں حکم پر رشک کرنا چاہئے۔

آخر میں فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا۔ مجھے ان والدین سے ہمدردی ہے۔ جن کے ہاں اصغرعلی جیسا نالائق بیٹا پیدا ہوا اور اصغر علی کے وکیل سے کہا کہ تمہارے موکل نے اپنا بھی اور ہوسٹل والوں کا بھی نہایت قیمتی وقت ضائع کیا ہے اور مقدمہ کے لئے کافی دوڑ دھوپ کی ہے۔ اس لئے تم اپنے موکل کو یہ خوشخبری پہنچا دو کہ کل سے اسے اس کی خواہش کے مطابق کھانا ملے گا۔ (کیونکہ اگلے روز عید تھی)

☆...☆...☆...☆

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 3مارچ 2020ء کو نمازظہرسے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک (اسلام آباد،ٹلفورڈ،یوکے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل افراد کی نمازِ جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

مکرمہ صادقہ کرامت اہلیہ مکرم حمید کرامت(لندن)

25 فروری 2020ء کو77سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے دادا حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ ، دادی حضرت رحیمن بی بی صاحبہؓ اور نانا حضرت منشی نور محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ نے بچپن اور ابتدائی تعلیم کا عرصہ کوئٹہ میں گزارا۔ 1950ء میں آپ کا خاندان لاہور آگیا۔ 1953ء کے فسادات کے دوران لاہور میں واقع ان کے والد کی املاک کو نذر آتش کردیا گیا۔ 1956ء میں فیملی کراچی منتقل ہوگئی۔ لجنہ اماء اللہ کراچی میں حلقہ کی سطح پر جنرل سیکرٹری کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ خدمت دین کے جذبہ سے سرشار بہت محنت اور لگن سے کام کرتی تھیں۔1995ء میں لندن آگئیں اور پچھلے 25سال سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی لجنہ اردو ڈاک ٹیم میں بڑی محنت کے ساتھ کام کر رہی تھیں ۔ آپ کو کام کا اتنا شوق تھا کہ بیماری کے باوجود اصرار کر کے گھر پر کام منگواتی تھیں ۔ آخری بیماری میں ہسپتال جانے سے کچھ دن پہلے بھی کام مکمل کر کے بھجوایا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت بااخلاق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد، ہر ایک کا خیال رکھنے والی ایک دعاگو اور بے نفس خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کاتعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں ۔ آپ کے میاں حمید کرامت صاحب نے کچھ عرصہ پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ڈسپیچ میں رضاکارانہ طور پر خدمت کی توفیق پائی ۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ندیم کرامت صاحب ممبربورڈ کے طور پرجبکہ دوسرے بیٹے خالد کرامت صاحب طوعی رنگ میں ایم ٹی اے میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں ۔

نمازِ جنازہ غائب

1-مکرمہ مارو آن تاتاشیوا(قزاخستان)

27 دسمبر 2019ء کو 80سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے 2003ءکے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ آپ نے ڈاکٹر آف کیمسٹری کی ڈگری حاصل کی اور پروفیسر تھیں۔ انہیں پچاس سال سے زائد عرصہ قزاخ نیشنل یونیورسٹی میں پڑھانے کا موقع ملا۔ ان کے بہت سارے شاگرد تھے جو کہ خوداب قزاخستان میں بڑے بڑے سائنس دان بن چکے ہیں۔ اپنے شاگردوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتیں اور انہیں مزید تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی تھیں۔اور اس کے لئے طلباء کو یونیورسٹی میں داخلہ کے امتحانات کی تیاری بھی کرواتیں اور پھر بعد میں بھی ان کی مدد کیا کرتی تھیں۔

2-مکرمہ مائدہ بنت مکرم رائے عبد المالک (ہناؤ۔جرمنی)

27 دسمبر2019ء کو 20 سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھی۔ جلسوں اور اجتماعات پر بڑے شوق سے ڈیوٹیاں دیتی تھیں۔ مسجد کی صفائی کی خدمت بھی کیا کرتی تھیں۔ آپ نے شعبہ تجنید میں خدمت کرنے کی توفیق پائی ۔ والدین اور رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ معلمہ کا کورس کررہی تھیں اوراپنی کلاس میں بچوں کو MATHS اور انگلش پڑھایا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔

3-مکرم آفتاب احمد تاج ابن مکرم محمد حسن تاج مرحوم (ریاض۔سعودی عرب)

3جنوری 2020ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جماعت سعودی عرب کے سیکرٹری مال کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم خلافت کے اطاعت گزار، بڑے دعاگو اور مخلص احمدی تھے۔ پنجگانہ نمازوں کاخصوصی التزام کرتے۔غریبوں سے ہمدردی رکھتےاور نظام جماعت کا بہت احترام کرتے تھے۔مرحوم بہت مہمان نواز،اعلیٰ اخلاق کے مالک،بہت ہنس مکھ، چندوں میں باقاعدہ،خوش اخلاق، ملنسار اوربہت نفیس طبع انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

4-مکرم چوہدری غلام نبی (ربوہ)

5 جنوری 2020 ء کو 88سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کے والد حضرت چوہدری غلام حیدر صاحبؓ اوردادا حضرت چوہدری بڈھا صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ نمازوں کے پابند،تہجد گزار ، غریب پرور،شریف النفس، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم کامران مبشر طاہر صاحب (مربی سلسلہ پرتھ۔آسٹریلیا) کے دادا تھے۔

5-مکرم محمد سرور بھٹی(پنڈی بھٹیاں۔حال ربوہ)

11 جنوری 2020ء کو 91سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے ۔قرآن کریم کے ساتھ بہت پیار تھا۔ پولیس میں ملازم تھے ۔اس دوران جہاں جہاں بھی ڈیوٹی رہی احمدی اور غیر احمدی سب کو قرآن کریم پڑھایا۔ ایک بیٹے اور ایک بیٹی کو حافظ قرآن بنایا۔ 1989ء میں پنشن ہوگئی تو اپنی پنشن میں سے نصف حصہ اشاعت قرآن میں پیش کردیا۔تقریباً 45 سال پنڈی بھٹیاں جماعت کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ سال کے آغاز میں ہی ادا کر دیا کرتے تھے۔ بچوں کو بھی چندوں کی اہمیت بتاتے رہتے تھے ۔ نظام جماعت کی اطاعت کرتے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ الفضل،کتب حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر کتب سلسلہ کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے اور کوشش یہ ہوتی کہ کتاب اپنی خرید کر پڑھی جائے ۔ مرحوم موصی تھے ۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3بیٹے اور 4 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹےمکرم خالد احمد بھٹی صاحب (معلم وقف جدید) آج کل انسپکٹر تربیت ارشاد کے طورپر خدمت کی توفیق پارہے ہیں ۔

6-مکرم راجہ مسعود احمد ناصر ابن مکرم راجہ احمد خان(جرمنی)

17 جنوری 2020ء کو60سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا محترم راجہ حاجی باز خان صاحب کے ذریعہ آئی جو نورنگ تحصیل کھاریاں کے رہائش تھے۔ آپ کے والد مکرم راجہ احمد خان صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے باڈی گارڈ رہے۔ مرحوم نے مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق پائی۔ جلسوں کے موقع پر ڈیوٹیاں بھی دیا کرتے تھے۔ بہت غریب پرور تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ کئی بار حج بیت اللہ کی سعادت پا ئی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی شامل ہے۔

7-مکرمہ سائرہ احمد بندیشہ بنت مکرم مظفر احمد بندیشہ (جرمنی)

19 جنوری2020ء کو21سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ میڈیکل کی تعلیم حاصل کررہی تھیں۔ 2016ءمیں A-LEVEL اچھے نمبروں سے پاس کرنے پر حضور انور سے میڈل بھی وصول کرچکی تھیں۔پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند تھیں۔ نماز جمعہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتیں اور حضورانور کاخطبہ جمعہ LIVE سنا کرتی تھیں۔ پردہ کی پابندی کرتی تھیں اور دوسری بچیوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ تھیں۔ خدمت خلق کا جذبہ مثالی تھا۔ ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھتی تھیں ۔ ہمیشہ سچ بولتیں۔ تبلیغی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور اس کے لئے لمبے لمبے سفر بھی کیا کرتی تھیں۔ سادہ زندگی گزارتی تھیں۔ چھوٹی عمر میں اعتکاف کرنے کا بھی موقع ملا۔

8-مکرم شیخ ابراہیم ناصر ابن مکرم شیخ چاند (حیدر آبادتیلنگانہ۔انڈیا)

21 جنوری 2020ء کو75سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو1960ءمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ۔آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم کو جماعت احمدیہ حیدرآباد میں لمبا عرصہ مختلف شعبوں میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ علاقائی زبان تیلوگو پر خاصا عبور حاصل تھا اور نظارت نشر و اشاعت قادیان کی زیر نگرانی تفسیر صغیر اورحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن کے علاوہ متعدد جماعتی کتب کا تیلوگو زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز،غریب پرور،سادہ مگر باوقار طبیعت کے مالک ایک مخلص انسان تھے۔ مرحوم کا خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص اوروفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہے۔ مرحوم کے بیٹے مکرم شیخ چاند مجیب صاحب واقف زندگی ہیں اور بطور انسپکٹر وقف جدید مال خدمت بجالارہے ہیں۔

9-مکرمہ امۃ اللطیف تبسم اہلیہ مکرم عبد الکریم شاد (کینیڈا)

31 جنوری 2020ء کو78سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی صاحبؓ کی صاحبزادی،حضرت میاں عبد المجید صاحبؓ (نیلا گنبد سائیکل والے) کی بہو اور محترم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب (سابق افسر حفاظت خاص) اورمکرم عبد الشکور صاحب (المعروف شکور بھائی چشمے والے) کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نے لاہور میں بطور صدر لجنہ اچھرہ کئی سال خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مہمان نواز، نمازوں کی پابند،مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

مبارک احمد بھٹی

ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے بہت ہی شفیق اور محبت کرنے والے بزرگ مکرم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین چند دن کرونا وائرس جیسے موذی مرض میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 18۔اپریل2020ءکو مالک حقیقی سے جاملے۔انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔میرے سمیت جماعت احمدیہ اسلام آباد کا ہر فرد جو بھی ڈاکٹر صاحب کے قریب تھا اسے یوں لگتا ہے جیسے ہمارے گھر میں ہماری فیملی ممبر کی وفات ہو گئی ہے وہ اس دکھ کو بیان نہیں کر سکتا۔آپ میرے اور میری فیملی کے لئے تو مائی باپ تھے۔جماعت احمدیہ اسلام آباد ایک نافع الناس وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

آپ کی عمر 73 سال تھی آپ ضلع اسلام آباد میں قاضی کے عہدہ پر تقریباً گزشتہ 12 سال سے فائز تھے۔آپ کے پسماندگان میں اہلیہ،ایک بیٹا اور 4بیٹیاں شامل ہیں۔13 پوتے پوتیاں،نواسے نواسیاں ہیں۔آپ موصی تھے لیکن آپ کی تدفین امانتاً عام قبرستان میں ہوئی ہے۔آپ کی اہلیہ،بیٹا اور بہو کا کرونا ٹیسٹ بھی مثبت آیا، لیکن طبیعت کافی بہتر ہے۔احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آپ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے ۔ آپ ہر فرد سے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا بہت محبت سے ملتے اور ایسے ملتے جیسا ان کا اپنا کوئی عزیز ہو۔چونکہ آپ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے قاضی بھی تھے۔ ایک دفعہ مرکز نے ایک کیس آپ کو بھجوایا کہ اس کی سماعت کر کے فیصلہ دیں۔ ابھی آپ نے فریقوں کو خط ہی بھجوائے تھے کہ فلاں دن سماعت ہو گی اور تشریف لائیں،سماعت سے پہلے ایک جمعہ پر اتفاق سے ایک فریق ڈاکٹر صاحب کو ملے تو دوسرے فریق نے دیکھ لیا جو آپ کو جانتا نہ تھا۔جب اس کو پتہ چلا کہ آپ نے سماعت کے لئے بلایا ہے تو اُس نے آپ کو کہا کہ میں نے آپ سے یہ فیصلہ نہیں کروانا کیونکہ میں نے آپ کو دوسرے فریق سے ملتے دیکھا ہے۔لگتا ہے وہ آپ کا رشتہ دار ہے۔ پھر اسی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے یہ سماعت نہیں کی اوریہ کیس دوبارہ واپس مرکز بھجوا دیا ۔

مجھے گزشتہ کئی سال سےجماعتی کام کے سلسلہ میں اور بیماری کے سلسلہ میں ان کے ذاتی کلینک جانے کا اتفاق ہوتا رہا ۔میرا خیال ہے انہوں نے کبھی کسی مستحق مریض سے فیس نہیں لی۔وہاں جب بھی گیا رش ہی لگا ہوا پایا۔بڑے تحمل،اخلاص اور محبت سے اپنے مریضوں کو دیکھتے۔ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ رش بہت زیادہ تھا مریض دیکھنے میں وقت زیادہ لگ رہا تھا تو ایک مریض نے ناراض ہو کر باہر سے ہی کہا آپ اتنی دیر لگاتے ہیں مجھے گھنٹہ ہو گیا ہے میں کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانے لگا ہوں۔ مگر بیٹھے مریضوں میں سے ہی ایک نے اُسے کہا اگر آپ نے ٹھیک ہونا ہے تو ادھر ہی آرام سے بیٹھیں۔یہ ڈاکٹر دوائی کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب میں خلق اللہ کی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے مریضوں کا اس قدر خیال رکھتے کہ اگر کسی کو آنکھ، کان،دل یا کسی بھی بیماری کے ڈاکٹر کے پاس بھجوانا مقصود ہوتا تو کسی جاننے والے ڈاکٹر کے پاس بھجواتے اور اس ڈاکٹر کو فون کر کے کہتے کہ میں فلاں مریض کو بھیج رہا ہوں یہ میرا عزیز ہے اس کو اچھے طریقے سے چیک کرنا اور خیال بھی رکھنا یعنی فیس وغیرہ بھی زیادہ نہ لینا۔

جماعت سے محبت اور دعوت الی اللہ کا شوق انتہائی درجہ کا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے بیٹی کی شادی ہوئی تو رخصتی میں زیادہ غیراحمدی بڑے بڑے لوگ بلائے اور اُس وقت کے مربی صاحب ضلع کو کہا کہ نکاح آپ نے شادی ہال میں ہی پڑھانا ہے اور لمبا پڑھانا ہے۔مربی صاحب نے بہت ہی خوبصورت نکاح پڑھایا جس کا بعد میں ڈاکٹر صاحب نے اظہار بھی کیا کہ غیر احمدی لوگ اس نکاح سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کو ان کا نعم البدل عطا کرے ۔آمین

قسط نمبر3

ہم آج کل دن کیسے گزارتے ہیں

- **مکرم صفدر نذیر گولیکی لکھتے ہیں۔**

مارچ سے لاک ڈاؤن سخت ہوا تو میں بھی باقی احباب کی طرح گھر میں نظر بند ہو گیا۔ان ایام کو میں نے کیسے مفید بنایا اور کیسے اپنے دن کو ترتیب دیا وہ کچھ اس طرح ہے۔

بیداری 3:15و نماز تہجد،پھرگھر والوں کے ساتھ باجماعت نماز فجر ،بعدنماز درس از تفسیر کبیر و تلاوت قرآن کریم۔پھر 8 بجے ناشتہ،8:30تا9:00کمپوزنگ، 9:00تا10:30قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ کی بذریعہ نیٹ کلاسز۔دفتر کے ڈرائیورمکرم ابراہیم عمر جن کو پہلے قرآن کریم نہیں آتا تھا قاعدہ یسرناالقرآن پڑھا کرسادہ قرآن کریم شروع کیا۔ان ایام میں خاص طور پر 5 پارے پڑھ چکا ہے۔ایک طالب علم کو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے۔ایک اور طالب علم کو قرآن کریم ناظرہ اور دینی معلومات پڑھا رہا ہوں۔10:30تا 11:30اخبار کا مطالعہ اور کمپوزنگ کرتا ہوں ۔پھر گھر والوں کے ساتھ1:30پر باجماعت نماز ظہر ادا کرتا ہوں۔بعد نماز 4 بجے تک کھانا و آرام وغیرہ ہوتا ہے۔4:45پر باجماعت نماز عصرو درس از انوار العلوم ہوتا ہے۔6:50پر باجماعت نماز ،مغرب و درس از ملفوظات جلد5 7:20پر بذریعہ فون اپنی نواسی کو قرآن کریم پڑھاتا ہوں۔ 8بجے رات کا کھانا اور رات 8:50پر باجماعت نماز عشاء کی ادائیگی ہوتی ہے۔9:05پر اپنی بھابھی جو امریکہ میں رہتی ہیں کو قرآن کریم با ترجمہ پڑھاتا ہوں۔9:35 پر خبریں سنتا ہوں، 10بجے واک کے لئے اپنے گھر کے سامنے چہل قدمی کرتا ہوں اور 10:30بجے سو جاتا ہوں ۔

بعض دفعہ ظہر و عصر کے درمیان احباب جماعت سے بذریعہ فون رابطے کرتا ہوں اور ان کا حال احوال پوچھتا ہوں۔یوں یہ دن دعاؤں اور استغفار کے ساتھ ساتھ حضور انور کے دروس، خطابات اور خطبات سننے میں گزر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب پر اپنا رحم نازل فرمائے اور تمام احمدی احباب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور اس وباء سے بچائے۔آمین

- **مکرمہ منزہ خالد لکھتی ہیں۔**

جب آپ کی طرف سے یہ دعوت نظر سے گزری کہ قارئین الفضل بھی ان حالات میں اپنا دن گزارنے کی رُوداد لکھیں تو فوراً ہی دل مچل اُٹھا کہ ان خاص دنوں کی روداد کو ضبط تحریر میں لاؤں۔میں چونکہ اسلام آباد سکول میں درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہوں لہذا یہ انہونی فرصت میرے لئے کسی نعمت سے کم نہیں۔حالانکہ دنیا کےحالات کو دیکھ کر پریشانی تو اپنی جگہ برقرار ہےجس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور خاص الخاص ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔آمین

خاکسار کے working woman ہونے کی وجہ سے اکثر کام pending رہتے تھے۔روٹین کے علاوہ گھر کے اندرون خانہ کی صفائی،جھاڑ پونچھ،گھر کی از سرِ نو ترتیب ،سلائی اور کڑھائی کے مختلف قسم کے شوق اور شغل کو عملی جامہ پہنانے کا موقع مل گیا۔ چونکہ لکھنے پڑھنے سے بھی کافی شغف ہے لہذا اس کے لئے بھی بہت سارا وقت میسر آ گیا ۔ جس میں الفضل کا مطالعہ ،کلام مسیح موعود کو سکون اور توجہ سے پڑھنا،قرآن کریم کا لفظی ترجمہ یاد کرنا میرا سب سے زیادہ محبوب شوق ہے اور ساتھ ہی تفسیر سے وضاحت کے ساتھ پڑھنا میری کم علمی میں اضافے کا باعث پیارے حضور انور کا خطبہ جمعہ تو پہلے بھی لائیو اور باقاعدگی سے سنتے تھے۔اب mtaاُردو کے سب ہی پروگرامز باقاعدگی اور توجہ کے ساتھ دیکھنے سے زندگی کا حُسن دوبالا ہو گیا۔رشتہ داروں، دوست احباب اور حلقے کی ممبرات سے sms یا کالز کے ذریعہ ہلکی پھلکی گپ شپ کرنا جی کو تازہ دم کر دیتا ہے۔پھر بچوں کے ساتھ لڈو،بیڈمنٹن اور کرکٹ کھیلنا اور بھر پور طریقے سے گھر میں سیر جگہوں اور گملوں میں باغبانی کرنا اور موسم بہاراں سے لطف اندوز ہونا اپنے آپ کو تازہ دم کرنا ذہن ،دل اور دماغ کو طاقتور بنانے کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔آمین

- **مکرم شہباز اکبر لکھتے ہیں۔**

میں اپنے دن کا آ غاز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نمازتہجد سے کرتاہوں اور پھر حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن کے دو رکوع لفظی ترجمہ کے ساتھ یا د کرتا ہوں پھر نماز فجر ادا کرتا ہو ں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر صغیر کے 6رکوع ترجمہ کے ساتھ پڑھتا ہوں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا 30منٹ مطالعہ کرتاہوں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہر روز خط ضرور لکھتا ہوں ۔ ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے دیکھتا ہوں۔خبریں سنتا ہوں، دو نفل روز پڑھتا ہوں۔ حضرت صاحب کی نصیحت کے مطابق اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ کی دعا قیام میں ورد کرتا ہوں۔ امی جان سے روزانہ بات کرتا ہوں کیونکہ امی جان شوگر کی مریض ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور جو بھی بیمار ہیں اللہ تعالیٰ سب کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہم سب کو خلیفہ وقت کی بات ماننے والا بنائے۔ اَللّٰھُمَّ آمین

انیس احمد ندیم۔جاپان

وبائی ایام میں تجہیز و تکفین کا مسئلہ

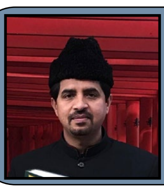

میت کا احترام بنی آدم کو سکھلائے گئے ابتدائی اسباق میں سے ایک ہے ۔جب آدم و حوا کے ایک بیٹے نے دوسرے کو قتل کردیا تو قاتل نادم ہوکر فکر مند ہوا کہ وہ اپنے مقتول بھائی کی نعش کا کیا کرے؟اس پر اسے ایک نظارہ دکھایا گیا کہ ایک کوّے نے دوسرے کوّے کی نعش کو زمین میں گڑھا کھود کر دفن کیا ہے۔پس اسے بھی یہ ترکیب سوجھی اور اس نے اپنے بھائی کی نعش کو زمین میں دفن کر دیا۔

گو کہ یہ ایک تمثیلی نظارہ ہے لیکن دراصل بنی نوع انسان کو ودیعت کیا گیا وہ فطری جذبہ ہے جو اسے حیوان سے ممتاز کرتا اور معاشرتی رہن سہن کے آداب سکھلاتا ہے۔

دنیا میں تدفین کے مختلف طریقے رائج ہیں ۔ ہندوؤں کے نزدیک میت کو جلا دینا احترام میت کی علامت ہے۔ پارسی مذہب میں سپرد آسمان کرنے کی روایت ہے یعنی میت کو ایک مخصوص مقام پر گدھوں اور چیلوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ماضی میں نعش کو سمندر برد کرنے کا طریق بھی رائج رہا ہے لیکن چینی مذاہب،یہودیت اور اسلامی شریعت کے نزدیک زمین میں قبر کھود کر میت کو سپرد خاک کرنااحترام میت کا طریق سمجھا جاتا ہے۔ گویا ہر مذہب و ملت کے نزدیک میت کا احترام لازم ہے لیکن اس کے لئے مختلف طریق رائج ہیں ۔ لیکن ابنائے آدم و حواء سے چلی ہوئی روایت کے مطابق اب بھی نوعِ انسان کی اکثریت کے نزدیک احترام میت کا سب سے فطری اور مناسب طریق وہ ہے جسے اسلام نے اپنایا اور فوت شدہ انسانوں کے جسد کو زمین میں دفنانے کی روایت قائم کی ہے۔

آجکل کورونا وائرس کی وباء نے ایک عالمی انسانی بحران کی صورتحال پیدا کر رکھی ہے۔اس موقع پر عالمی ادارہ صحت نے احترام میت کے لئے رائج تدفین اور نعش سوزی یعنی دونوں طریقوں کا حق تسلیم کیا ہے ۔ WHOکی گائیڈ لائن کے مطابق

People who have died from COVID-19 can be buried or cremated

یعنی میت کو جلانا اور دفن کرنا دونوں بنیادی پالیسی کا حصہ ہیں۔لیکن اس موقع پر ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے ۔ان احتیاطی تدابیر میں مرض کے پھیلاؤ کو روکنے اور ہیلتھ ورکرز کی صحت کو اولیت دی گئی ہے ۔ اس دوران سری لنکا میں کورونا وائرس سے وفات پاجانے والے دو مسلمانوں کی نعشوں کوcremation کرنے کے عمل نے سری لنکن مسلمانوں میں ایک رد عمل کو جنم دیا ہے ۔ اس خبر کی تفصیل اس لنک میں ملاحظہ ہو۔

https://www.aljazeera.com/news/2020/04/anguish-sri-lanka-forces-muslims-cremate-covid-19-victims-200403053706048.html

لیکن برطانیہ اور سنگا پور سمیت اکثر ممالک نے عالمی ادارہ صحت کی پالیسی کے مطابق نعش سوزی کے ساتھ ساتھ تدفین کے حق کو بھی تسلیم کیا ہے اور اسی پر عمل کیا جا رہا ہے ۔

بانی اسلام رحمۃ للعالمین ﷺ نے لواحقین کے جذبات اور کیفیات کو محسوس کرتے ہوئے طاعون جیسی وبائی مرض سے وفات پانے والے مسلمان کو شہید قرار دے کر گویا کئی زخموں پر مرہم رکھ دیئے ہیں ۔آپ کے اس پر حکمت ارشاد کے مطابق وبائی امراض سے وفات کی صورت میں باقاعدہ غسل دینا مشکل ہویاکفن نہ پہنایا جاسکے تو وفات یافتہ مسلمان کو الوداع کرنے کا یہ طریق شہداء کا سا سمجھا جائے ۔

تدفین کے لئے غیر مروجہ طریقے اختیار کرنے کی بحث

مسلمان روایتی طور پر نعش کو غسل دے کر کفن پہناتے اور تدفین سے پہلے چہرہ کی زیارت کرتے ہیں اور اپنے مرحوم عزیزوں کے جنازوں میں بڑی تعداد میں شامل ہوکر بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔ لیکن موجودہ وبائی ایام میں بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے لوگوں کے اجتماع کی بندش اور دیگر ضروری ہدایات کی پابندی اختیار کرنے کی تلقین کی جارہی ہے۔ہنگامی نوعیت کی اس صورتحال میں بعض ذہنوں میں اضطراب پیدا ہوتا اور کئی سوال اٹھتے ہیں۔ لیکن جب ہم ماضی میں جھانک کر دیکھتے ہیں تو بعض مثالیں ملتی ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ حالات و واقعات سے مجبور ہو کر اور بعض دفعہ زمانے کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مروّجہ طریقوں میں معمولی ردو بدل ممکن ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے ابتدائی صدیوں میں مسلمان ممالک اور خطوں میں پھیلنے والی طاعون کے بارہ میں ایک ضخیم کتاب تصنیف فرمائی ہے۔''بذل الماعون فی فضل الطاعون''نامی اس کتاب میں آپ نے وبائی مرض سے بسا اوقات روزانہ ہزارہا اموات کا ذکر کیا ہے ۔ گویا ایسی صورت میں جب اموات کی کثرت سے مردوں کی تجہیز و تکفین کا مناسب انتظام ممکن نہ رہے توگویا ہنگامی نوعیت کے انتظامات اختیار کرنا حالات کی مجبوری تصور ہوگا ۔ بصرہ اور دیگر مسلم ممالک میں پھیلنے والی ایک طاعون کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ ایک ایک گڑھے میں بیس بیس اور تیس تیس نعشیں اکٹھی دفن کر دی جاتی ہیں۔

''حتی کانوایحفرون الزُّبیۃ ویلقون فیھاالعشرین والثلاثین جمعیا''

(بذل الماعون فی فضل الطاعون از علامہ ابن حجر عسقلانی صفحہ 366)

اسی طرح ماضی قریب میں سپینش فلو کے ایام میں صوبہ سندھ میں اموات کی کثرت سے ایسے حالات پیدا ہوچکے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے مردوں کی تجہیز و تکفین ممکن نہ رہی اور ہندوؤں کو نعش جلانے کے لئے لکڑیوں کا انتظام کم پڑ گیا ۔ تاریخ سکھر کے مطابق:

''سکھر میں انفلو ئنزا کی وباء ،1919ء میں پھیلی جس سے ہزاروں شہری لقمۂ اجل بن گئے۔ مسلمان مُردوں کو بغیر کفن دفنایا گیا اور ہندو مردوں کو جلانے کی لکڑیاں کم پڑ گئیں۔''

(تاریخ سکھرازرحیمداد خان مولائی شیدائی صفحہ 184)

نیزمیت کو سرد خانے میں رکھنا ، حسب ضرورت پوسٹ مارٹم کرنا ، کندھا دینے کی بجائے میت کو گاڑی پر قبرستان لے جانا اور تابوت میں جسد خاکی رکھ کر سپرد خاک کرنا ، بحری جہازوں میں وفات پانے والوں کی میت کو پانی میں بہا دینا ، ہوائی حادثہ میں جاں بحق ہوجانے والے مسلمان کی تدفین کا معاملہ اور بعض ممالک میں منزلوں کی صورت میں قبروں کی تعمیر جیسے غیر روایتی طریقوں کی نظیر ابتدائے اسلام میں تلاش کرنا ممکن نہیں لیکن حالات کے مواقف یہ سب صورتیں قابل قبول ٹھہر چکی ہیں۔اسی اصول کے ماتحت وبائی امراض کے وقت انسانی جانوں کی حفاظت اور وباء کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے غسل ،کفن او رجنازہ پڑھنے کے طریق کے بارہ طبّی ماہرین کی رائے فائق متصور ہوگی۔

میت کا احترام بلا تفریق مذہب و ملت ضروری ہے

موجودہ عالمی بحران میں مسلمان ممالک کے لئے موقع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی برتری کو کل عالم پر ثابت کردیں ۔ جہاں احتیاطیں ملحوظ خاطر رہیں وہیں احترام میت کے بارہ میں بانیٔ اسلام کا اسوۂ مبارک پیش کرکے ہر وفات یافتہ شخص کے ساتھ ہمدردی و غمخواری کے جذبات ظاہر کئے جائیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جو تہذیب اور شائستگی سکھلائی ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت میت کے احترام کو پیش نظر رکھنے کی جوتلقین فرمائی ہے وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے ۔ ایک روایت کے مطابق :-

''مر علی رسول اللہ ﷺ بجنازۃ فقام فقیل لہ انہ یہودی فقال أليست نفسا''

یعنی ایک دفعہ حضور ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک جنازہ گزرا۔ آپؐ اس کے احترام میں کھڑے ہوگئے۔ کسی نے کہا یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے ۔ آپؐ نے فرمایا کیا ہوا، انسان تو ہے۔

(سنن نسائی۔ کتاب الجنائز باب القیام الجنازۃ اھل الشرک)

اسی طرح آنحضور ﷺ کا معمول تھا کہ اگر میدانِ جنگ میں یا اس قسم کے حالات میں آپؐ کو کوئی نعش پڑی مل جاتی تو آپؐ اس کی تدفین کا حکم عطا فرماتے اور اسے اپنی نگرانی میں دفن کراتے اور یہ نہ پوچھتے کہ یہ مومن کی نعش ہے یا کافر کی۔

(السیرۃ الحلبیۃ۔تالیف علی ابن برھان الدین الحلبی الشافعی۔ الجزء الثانی صفحہ190، مطبعۃ محمد علی صبیح و اولادہ بمیدان الازھر بمصر1935ء)

جنگ بدر میں اور جنگ احد میں آپؐ نے کفار کی نعشوں کی تدفین کروائی اور ایک ہی میدان میں مسلمانوں اور کافروں کی تدفین ہوئی، وقت کی تنگی کی وجہ سے جس طرح کئی مسلمان شہداء کو ایک ہی قبر میں دفن کروایا گیا اسی طرح کفار کی نعشوں کو بھی ایک ہی جگہ دفن کروایا۔

(السیرۃ الحلبیۃ۔تالیف علی ابن برھان الدین الحلبی الشافعی۔ الجزء الثانی صفحہ190، مطبعۃ محمد علی صبیح و اولادہ بمیدان الازھر بمصر1935ء)

طاعون کی وباء کے ایام میں تجہیز و تکفین کے بارہ میں راہنمائی کرتے ہوئے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''جوخدا نخواستہ اس بیماری سے مرجائے وہ شہید ہے۔ اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے۔اس کے وہی کپڑے رہنے دو اور ہوسکے تو ایک سفید چادر اُس پر ڈال دو اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اُس کے گردجمع نہ ہوں۔ حسب ضرورت دوتین آدمی اُس کی چارپائی کو اٹھائیں اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلے پر جنازہ پڑھیں۔ جنازہ ایک دعاہے اوراس کے واسطے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دور ہو مثلاً لاہور میں سامان ہوسکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لے جاویں اورمیت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جاوے۔ خداتعالیٰ کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 194-195)

قدسیہ محمود سردار

آج کی دعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡكَافِیۡ بِسۡمِ اللّٰهِ الشَّافِیۡ بِسۡمِ اللّٰهِ الۡغَفُوۡرِ الرَّحِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الۡبَرِّ الۡكَرِیۡمِ یَا حَفِیۡظُ یَا عَزِیۡزُ یَا رَفِیۡقُ یَا وَلِیُّ اشۡفِنِیۡ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے مدد چاہتاہوں جوکافی ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور باربار رحم کرنے والا ہے۔اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔اے حفاظت کرنے والے،اے عزت و غلبہ والے، اے ساتھی اے دوست ! مجھے شفادے۔

(خزینۃ الدعا،ادعیۃالمھدی ص224)

''یہ دعا1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو بیماری کی حالت میں الہام ہوئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے آپ کو کامل شفا عطا فرمائی۔''

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے طفیل آج بھی پوری دنیا پر رحم فرما دے اور پوری دنیا کو اس وبا(کرونا) سے جلد نجات دے۔آمین

محمد اظہار احمد راجہ۔ برکینا فاسو

جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی مساعی انسداد کرونا وائرس

آجکل جب دنیا کرونا وائرس یا COVID-19 سے متاثر ہے اور اس کا کوئی مستقل علاج ڈھونڈنے کی سر توڑ کوششیں ہو رہی ہیں تو جہاں مریضوں کی جان بچانے کے لیے خون کی اشد ضروت پڑ رہی ہے وہاں اس وائرس کا ایک علاج یہ بھی آزمایا جا رہا ہے کہ اس وائرس سے متاثرہ صحت یاب ہونے والے لوگوں کے خون سے صحت مند مادے(Antibodies) لے کر دوسرے متاثرہ مریض کو لگائے جاتے ہیں جس سے اس مریض کا دفاعی نظام بھی متحرک ہو کر اس کے جسم سے بیماری کو نکال باہر کرتا ہے اور یوں مریض صحت یاب ہو جاتاہے میڈیکل سائنس کی اس اصطلاح کو PASSIVE IMMUNITY کہتے ہیں ۔بہرحال جو بھی طریقہ علاج ہو اس میں خون کا استعمال ہو رہا ہے اور اسی لیے آجکل کی صورتحال میں عطیہ خون خدمت اور عبادت کے ساتھ علاج بھی بن گیا ہے ۔

CNTS(centre national de transfusion sanguine) برکینا فاسو کا قومی ادارہ برائے عطیہ خون ہے جوکہ ان ایام میں ماضی میں خون عطیہ کرنے والوں کو خصوصاً اور نئے لوگوں کو بھی موبائل فون پریہ پیغام بھیج رہا ہے کہ ’کرونا وائرس نے ہمارے پاس موجود خون کے سٹاک کو بہت متاثر کیا ہے ۔ قومی ادارہ خون کی شاخوں میں سے کسی ایک میں جا کر محفوظ طریق پر عطیہ خون دینے کی کاوش جاری رکھیں آپ کا شکریہ۔

اس کرونا وائرس یا COVID-19 کی وبائی صورت حال سے نمٹنے کے لیے اور اس کے انسداد اور تدارک کے لیے جماعت احمدیہ برکینا فاسو بھی حتی الوسع کوششیں کر رہی ہے حکومتی سطح پر بھی اور جماعتی سطح پر بھی مختلف آگاہی مہم چلانے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور بنیادی ضروری احتیاطی سامان مثلاً فیس ماسک اور ہینڈ سینیٹائزرز کی دستیابی کو ممکن بنا کر اس کی مفت تقسیم کر رہی ہےاس موقع کو بھی غنیمت جانتے ہوئے الحمدللہ ایک مرتبہ پھر جماعت احمدیہ برکینا فاسو خدمت خلق کے میدان میں اتری اور 20۔اپریل 2020ء کو خدام الاحمدیہ کے زیرانتظام سنٹرل احمدیہ مشن سومگاندے میں واقع مسرور سپورٹس کمپلکس میں میڈیکل ٹیم کو بلا کرریجنل خدام الاحمدیہ آواگا ڈوگو جو کہ سب سے زیادہ متاثرہ ریجن ہے کے خدام سے عطیہ خون حاصل کیا گیا اس طرح اس ایک ریجن سے 77یونٹ خون لے کر برکینا فاسو کے قومی ادارہ برائے عطیہ خون کو دیے گئے اس عطیہ خون میں شامل خدام کو دیکھا دیکھی چند ایک انصار نے بھی خون کو عطیہ پیش کیا ۔

یہ بھی جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے ساتھ برکینا فاسو کے قومی ادارہ برائے عطیہ خون کی قابل ستائش دوستی کی مثال ہے کہ جب بھی ان کو بلایا جائے وہ فوراً ساز و سامان لے کر حاضر ہو جاتے ہیں اور اس دوستی کا سبب ماضی میں خدام الاحمدیہ کہ سالانہ اجتماع 18-2017ء کے موقع پر ایک ہی دن میں 500 یونٹ خون کا عطیہ دینااور امسال کے اجتماع میں بھی 350 سے زائد یونٹ خون کو عطیہ فراہم کرناہے ۔

اللہ کرے کہ یہ حقیر سی قربانی خداکے ہاں قبولیت کا شرف پائے اور اس مرض سے تمام دنیا کی جلد از جلد جان چھوٹ جائے اور لوگوں کو صحت و تندرسی میسر آئے آمین ۔

منور علی شاہد۔جرمنی

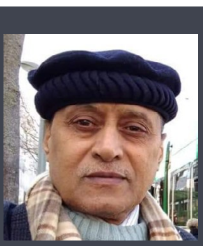

لندن میں کسر صلیب کانفرنس میں شرکت، قبولیت دعا کا ایمان افروز واقعہ

مکرم اعجاز احمد صاحب حال مقیم مانچسٹر یوکے، ضلع لاہور سے تعلق رکھتے ہیں ، جب آپ قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور تھے،تب میں ان کی مجلس عاملہ میں نائب معتمد ضلع ہوا کرتا تھا، مجھے یاد ہے کہ لاہور میں قیام کے دوران آپ کو متعدد تاریخی مواقع پر خدمت کی سعادت ملتی رہی تھی، جرمنی کے ایک جلسہ سالانہ پر آپ سے طویل عرصہ بعد جب ملاقات ہوئی تو لاہور کی بہت سے باتیں ہوئی تھیں اور اس وقت بھی ان سے یہی استدعا کی تھی کہ آپ اپنی یاداشتوں کو کہیں شائع کرائیں تاکہ احباب جماعت بھی مستفید ہوسکیں اور محفوظ بھی ہو جائیں گی اور میں ان یاداشتوں کی ڈرافٹنگ اور کمپوزنگ میں مدد کردوں گا۔محترم اعجازاحمد نے از راہِ شفقت یہ سلسلہ شروع کیا تو یہ دوسرا مضمون ہے جو اعجاز احمد کی یاداشتوں پر مشتمل ہے۔لندن میں منعقدہ صلیب کانفرنس میں شرکت بارے آپ نے ایک سچے واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے زیرو وسائل کے باوجود معجزانہ رنگ میں حضور کی مسلسل دعاؤں کے نتیجہ میں تاریخی کانفرنس میں شرکت کی توفیق دی۔

مکرم اعجاز احمد لکھتے ہیں کہ ایک دن خاکسار مکرم چوہدری فتح محمد نائب امیر لاہور کے پاس کسی کام سے گیا تو انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت صاحب لندن میں کسر صلیب کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں، غالباً جون کے شروع میں ، لہٰذا جو احباب اپنے اخراجات پر جانا چاہیں جاسکتے ہیں اور ویزے بھی خود لگوانے ہوں گے۔چند دنوں بعد ان احباب کی درخواستیں آنا شروع ہو گئیں جو کانفرنس میں جانا چاہتے تھے،ان میں زیادہ تر کاروباری افراد تھے یا پھر وکیل ۔ تقریبا مارچ کے درمیان میں خاکسار(اعجاز احمد) کچھ درخواستیں لے کر امیر صاحب کے پاس گیا کہ ان میں سے جن کو اجازت ہے وہ تیاری شروع کرسکیں ۔ اس موقع پر چوہدری صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے درخواست دی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں،کیونکہ ایک تو میرے مالی حالات اتنے اچھے نہیں ہیں اور دوسرا ویزہ لگنے کی شرائط بہت سخت ہیں جن کو پورا کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے،ایمبیسی والے بنک بیلینس،پراپرٹی کے کاغذات سمیت بہت کچھ مانگتے ہیں جو کہ میرے لئے ممکن ہی نہیں ہے ۔ امیر صاحب نے کہا کہ تم حضور کو خط لکھ کر اپنی خواہش کا اظہار کردو ۔ دو ہفتوں بعد حضور کا مجھے جواب ملا کہ ’’آپ دعائیں کریں خدا تعالیٰ ضرور مدد کرے گا۔‘‘ خاکسار نے وہ خط مکرم امیر صاحب کو دیا تو انہوں نے کہا کہ تم ویزہ کے لئے درخواست جمع کرادو، اگر ویزہ لگ گیا تو اخراجات کا بعد میں دیکھ لیں گے ۔ پھر میں نے ویزہ فارم منگوایا اور اس میں مانگے گئے کوائف میں سے کسی ایک کا جواب مثبت میں میرے پاس نہیں تھا، ماسوائے ایک سرکاری نوکری کے خط کے جس میں تنخواہ450روپے ماہانہ تھی، میں نے نام پتہ، تاریخ پیدائش وغیرہ لکھ کر فارم ایمبیسی بھیج دیا، 30اپریل تک مجھے کوئی کال وصول نہیں ہوئی، میں نے کسی کو نہیں بتایا تھا چونکہ ہر کوئی یہی کہتا تھا کہ ان کوائف پر تم کو ویزہ نہیں مل سکے گا۔ لوگ تیاری کر رہے تھے اور میں مایوس بیٹھا تھا ۔ ایسے میں مجھے ایک دن اچانک ایمبیسی سے انٹرویو کال آگئی، میں خوش ہونے کی بجائے مایوس ہوگیا اور سوچا کہ انٹرویو کے لئے نہ ہی جاؤں تو بہتر ہے، اس دوران میں ہر ہفتہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتا رہتا تھا اور ہمیشہ یہی جواب آتا کہ دعائیں اور کوشش جاری رکھیں خدا تعالیٰ ضرور مدد کرے گا ۔ ایک دن میں نے چاروں خطوط سامنے رکھے تو ایک لفظ تواتر کے ساتھ لکھا تھا ’’دعائیں کریں اور کوشش جاری رکھیں ، خداتعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا‘‘ اس نے مجھے بہت حوصلہ دیا اور میں خاموشی سے کسی کو بتائے بغیرانٹرویو دینے اسلام آباد چلا گیا، یہی سوچ رکھا تھا کہ ویزہ لگا تو بتادوں گا ورنہ خاموش رہوں گا۔ جب اسلام آباد ایمبیسی میں پہنچا تو وہاں بہت لمبی لائن لگی ہوئی تھی، میری باری تین بجے کے قریب آئی میں دعائیں کرتا ہواندر گیا تو ایک عورت اکیلی بیٹھی ہوئی تھی، اس نے مجھے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ساتھ ہی سوالات کی بوچھاڑ کردی، میرے پاس بنک بیلنس، پراپرٹی سے متعلق سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا میں نے اسے صرف یہ کہا کہ میری سرکاری نوکری ہے، بیوی بچے میرے یہاں پاکستان میں ہیں،میری جماعت کے خلیفہ لندن میں ایک مذہبی کانفرنس کے لئے جارہے ہیں اور میرا مقصد بھی اس کسر صلیب کانفرنس میں شرکت کرنا اور آپ کے ملک کی سیر کرنا ہے، مجھے صرف دو ہفتوں کا ویزہ چاہیئے، اگر مناسب سمجھیں تو دے دیں ورنہ میرا پاسپورٹ واپس کردیں ۔ اس عورت نے اسی وقت میرا پاسپورٹ اور کاغذات مجھے واپس کردیئے اور میں خاموشی سے دروازے کھول کر باہر نکل گیا، باہر نکلتے ہی اچانک ایک آواز پیچھے سے آئی میں نے مڑ کر دیکھا تو وہی عورت تھی اس بغیر کچھ کہے میرا پاسپورٹ مجھ سے لیا اور چھ ماہ کا ویزہ لگا کر پاسپورٹ مجھے واپس کردیا ۔ میں نے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا، واپس ہوٹل میں آکر شکرانے کے نفل ادا کئے اور رات کو واپس لاہور پہنچ گیا ۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا تو دیکھو

اگلے دن میں مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان امیر صاحب سے ملنے ان کے گھر گیا تو مجھ سے پوچھا کہ کل کہاں غائب رہے تھے ؟ میں نے کہا کہ میں ویزہ لگوانے گیا تھا اور لگ گیا ہے، وہاں بیٹھے کسی کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ میرا ویزہ لگ گیا ہے، سب مزاق سمجھ رہے تھے، میں نے پاسپورٹ نکال کر سب کو ویزہ دکھایا سبھی حیران رہ گئے تھے کیونکہ امیر لوگوں کے ویزوں کی درخواستیں مسترد ہوگئیں تھی ۔ میں نے سب کو بتایا کہ میں نے اس دوران حضور کی خدمت میں چار خطوط لکھے تھے اور چاروں کے جواب میں حضور نے یہی لکھا تھا کہ ’’دعائیں کریں اور کوشش جاری رکھیں خدا تعالیٰ ضرور مدد کرے گا‘‘ میں نے کہا کہ یہ ہوئی خدائی مدد ۔ اس کے بعد ٹکٹ وغیرہ کا مسئلہ تھا،اس موقع پر مکرم محمود احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھی بتادیا تھا کہ میں کانفرنس میں شرکت کرنا چاہتا ہوں ،مکرم امیر صاحب نے مکرم محمود احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور دیگر احباب سے مشورہ کے بعد مجھے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا نمائندہ بنا کر لےجانے کی اجازت دےدی اوریوں میرا یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا تھا اور پھر مجھے نمائندہ خدام الاحمدیہ لاہور بنا کر کانفرنس میں بھیجا گیا تھا ۔ اس طرح مجھے وفد کے ساتھ لندن جانے اور کسر صلیب کانفرنس میں شریک ہونے کا موقع ملا تھا۔ اس کسر صلیب کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد نے بھی خطاب کیا۔خداتعالیٰ کے فضل سے یہ کسر صلیب کانفرنس بہت کامیاب رہی تھی جس میں تمام مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی تھی ۔ کانفرنس میں حضور کے علاوہ حضرت سر محمد ظفراللہ خان صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد، محترم شیخ عبدالقادر محقق اور ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام سمیت لاہور کے بہت سے احباب نے اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔

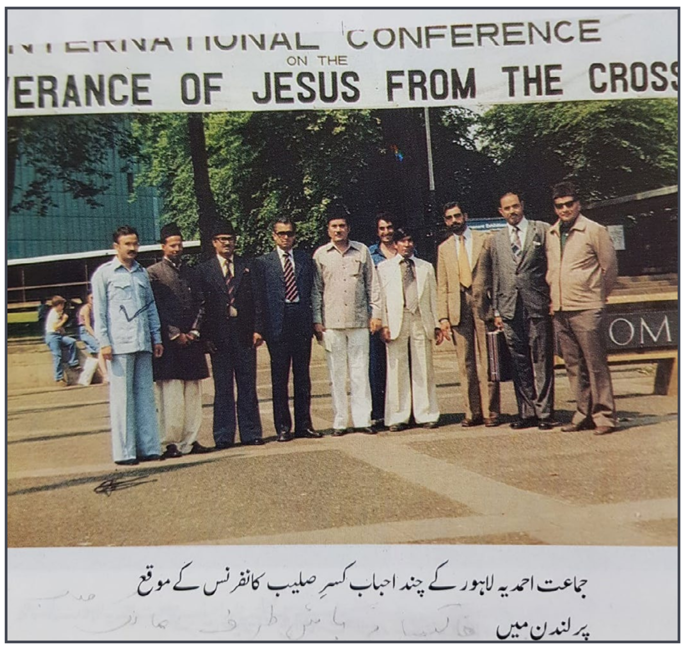

جماعت احمدیہ لاہور کے چند احباب کسرِ صلیب کانفرنس کے موقع پر لندن میں

سید حسن احمد۔لندن

میری پیاری بہن آپا صفیہ

میری آپا کو اس دنیا سے گزرے چند ماہ ہوئے ہیں۔ ان کی یاد تو ہمارے دلوں میں ساری عمر ہی رہے گی۔ ان کا ہم سب کے ساتھ پیار اورہمدردی ہم کبھی بھی بھلا نہیں سکتے۔ وہ ایک فرشتہ صفت انسان تھیں۔ ان کے احسانات کا کوئی شمار نہیں ہوسکتا۔ اس پیاری آپا نے نہ صرف اپنے اکیلے بھائی کے ساتھ ہی وہ سلوک نہیں کیا جو شاید میرے والدین بھی نہ کر سکتے ہوں گے بلکہ ساری فیملی اورغیروں کے ساتھ بھی آپا جان کا سلوک بے لوث تھا۔

آپا جان قادیان میں 1939ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ خاکسار کی سب سے بڑی بہن تھیں۔ مارچ 2019ء میں آپ اپنی پیاری اور اکلوتی بیٹی کے ساتھ پاکستان ربوہ گئیں اور اسی دوران ربوہ میں خداتعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

پاکستان جانے سے قبل آپ نے مجھے کہا کہ حسن! تم ابھی میرے ساتھ نہ جاؤ، جب میں پاکستان جاکر تمہیں بلاؤں تو آجانا۔ خدا کا کرناایسا کہ وہی ہوا جس بات کا مجھ سے کہہ کر گئی تھیں۔ ربوہ میں آپ کی وفات پر آپ کی بیٹی نے مجھے فون پر اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کا بتایا اور کہا کہ ماموں جان آپ فوراً ربوہ آجائیں تاکہ آپ بھی نماز جنازہ میں شرکت کرسکیں۔لہٰذا اسی وقت میری ٹکٹ آپا کے نواسے عدیل نے بک کروائی اور اگلے ہی روز میں عدیل اور اس کے والد مقصود صاحب کے ساتھ ربوہ چلا گیا اور مسجد مبارک میں اپنی پیاری بہن کا جنازہ پڑھا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہوا کہ مجھے صرف ایک ہی دن میں فلائٹ بھی مل گئی۔ گویا میری پیاری بہن کا کہنا کہ حسن جب میں کہوں تو آجانا بعینہٖ اسی طرح ہی ہوا۔ پھر خداتعالیٰ کے فضل سے جنازہ مسجد مبارک ربوہ ہوا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی اوران کی مغفرت کی دعا کی۔ پھر انہیں ربوہ کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔اللہ تعالیٰ آپا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطافرمائے اور ان کی بیٹی شیلا مقصود، نواسے عدیل اورہم سب بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطافرمائے۔ آمین

آپا جان ہنسلو میں مقیم تھیں۔ میں ملنے جاتا تو وہ اپنے بچپن کی باتیں بتایا کرتیں کہ قادیان میں جب حالات کافی خراب ہوتے تھے تو میں گھر کے کپڑے ڈھاب (تالاب جو قادیان کے قریب ہوا کرتا تھا) میں دھویا کرتی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد جب ربوہ آگئے تو وہاں کچے گھر ہوا کرتے تھے اور گھر کے سارے کام مجھے ہی کرنے پڑتے تھے۔ (کیونکہ میرے والد صاحب مرحوم مغفور قادیان میں ہی فوت ہوگئے تھے جبکہ خاکسار صرف چند مہینے کا تھا اورمیری والد ہ اپنی جوانی میں ہی بیوہ ہونے کے بعد زیادہ وقت بیمار ہی رہا کرتی تھیں)حقیقت یہی ہے کہ اس دوران میری پیاری ہمدرد آپا جان نے ہی ہمیں پالااور جب آپا جان کی شادی ہمارے کزن سید صادق نور مرحوم سے ہوئی توآپ کراچی چلی گئیں۔ وہاں جاکر بھی ان کو ہروقت ہماراہی خیال رہتا ۔آپ خط وکتابت سے حال احوال پوچھتیں اور جہاں تک ممکن ہوتا ہماری مالی مدد کرتیں۔ آپا جان شادی سے قبل ہمارے پیارے ناناجان حضرت سید احمد نور کابلی رضی اللہ تعالیٰ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا بھی ہر طرح سے خیال رکھا کرتیں جو کافی عمر رسیدہ ہوگئے تھے۔ نیز ہماری امی جان کا بھی خیال رکھتیں اورہمیں بھی ہمیشہ نصیحت کرتیں کہ امی جان کو کبھی کوئی غم نہ دینا اوران کی ہر دم خدمت ہی کرتے رہنا۔ کراچی سے مجھے پیغام بھجوا کرتیں کہ اپنی پڑھائی کا خیال رکھنا اور اگرکسی قسم کی مالی ضرورت ہوتو مجھے خط لکھ کر بتادیا کرنا۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ عموماً میرے مطالبے سے قبل ہی مجھے رقم بھیج دیا کرتی تھیں۔

جب آپ اپنے شوہر کے ہمراہ لندن آگئیں تو یہاں برٹش ایئر ویز میں کافی عرصہ کام کیا۔آپ عموماً پاکستان ربوہ آجایا کرتی تھیں۔ آپ کو ہر ضرورت مند کی ضرورت پورا کرنے کا بہت شوق تھا۔ میری ایک بہن جو کہ ربوہ میں رہتی ہیں،اُن کی توآپا جان نے ہر طرح سے مدد کی نیز ان کے بچوں کا خیال رکھا۔ جرمنی میں میرا بھانجا طارق شبیر رہا کرتا تھا اُس کی بھی مدد کیا کرتیں۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب اُسے جرمنی سے نکلنا پڑا اور وہ ساؤتھ افریقہ چلا گیا۔ اس کی مدد کے لئے اور اُسے واپس لانے کے لئے آپا ساؤتھ افریقہ بھی چلی گئیں۔ پھر آپا نے میری ہمشیرہ جو ربوہ میں رہتی ہیں کی بیٹیوں کے رشتوں کے لئے بھی بہت کوششیں کیں۔ اوران کے رشتے بھی کروائے۔نیز ساری عمر ان کی مالی مد د بھی کرتی رہیں۔

اسی طرح میری ایک اور بہن سیدہ عزیزہ نور اہلیہ سید بشارت نور مرحوم بھی آپا کے ساتھ اپنی بھانجیوں کی مالی مدد کرتی تھیں۔ میری ایک بھانجی جس کی شادی انگلینڈ میں ہوئی تھی اور جب کسی وجہ سے یہ رشتہ ٹوٹنا پڑاتو میری پیاری بہن خود ٹرین کے ذریعہ لمبا سفر کرکے اسے ملنے جاتی اورپھر وہا ں کئی چکر لگا کر وہاں سے اُسے لائی اوراچھا سا رشتہ ڈھونڈ کر دوبارہ شادی کرائی۔ اس طرح میری پیاری آپا جان نے ہر ایک کی ہر طرح سے مدد کی۔آج اُن کی کمی ہمارے خاندان میں ہر ایک نے محسوس کی ہے۔

آپا جب برٹش ایئر ویز میں کام کرتی تھی تو اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جن میں آپا اکبری مرحومہ، آپا شمسہ مرحومہ کے ساتھ بہت سے ممالک کی سیریں بھی کرتی رہیں۔ یورپ کے تقریباً تمام ممالک کے علاوہ چین اور افریقہ کے ممالک کی سیر بھی کی۔ چین میں بعض دفعہ لوگ آپ کو چینی سمجھ کر لوگ چینی زبان میں بات کرنی شروع کردیتے۔ دراصل ہمارے آباؤ اجداد افغانستان سے ہیں اوران کی شکلیں بھی بعض علاقوں کے چینیوں سے ملتی جُلتی ہیں۔ میری بہن اور اُن کے شوہر کو بھی دنیا کی سیر کا بڑا شوق تھا۔اسی طرح میرے بھائی سیدصادق نور صاحب بھی ایسا ہی شوق رکھتے تھے۔ دونوں ہمیشہ اکٹھے ہی جایا کرتے تھے۔ان دونوں کو برٹش ائیرویز کی ٹکٹیں مل جاتی تھیں اس سے انہوں نے دنیا کی خوب سیریں کیں اور دنیا دیکھی۔ مجھے بھی ہمیشہ کہا کرتیں کہ حسن تم بھی دنیا دیکھودنیا بہت حسین ہے تو میں کہا کرتا کہ آپا آپ کو تو فری ٹکٹ مل جاتی ہے مجھے نہیں ملتی۔ تو مجھے کہتیں کہ فکر نہ کرو میں جو ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میری پیاری بہن کی میں جتنی بھی صفات بیان کروں کم ہیں۔

جب میں ربوہ میں ہوتا تھا، چھوٹا سا تھا تو میری آپا جان اپنی ایک سال کی بیٹی کے ساتھ لندن سے ربوہ تک بذریعہ ٹرین سفر کرتے ہوئے مجھے اورامی جان مرحومہ کو ملنے آئیں۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے راستے کی مشکلات کے بارہ میں بتایا اور کہا کہ اُن کو تو راستہ میں بعض ممالک میں قیدیوں کی طرح روکے رکھا گیا اور بڑی مشکلوں کے ساتھ وہ ربوہ تک آئی تھیں۔ اُن کے اس جرأت مندانہ سفر کی دوسرے سننے والے بھی تعریف کرتے اور حیرت کا اظہار کرتے۔

میری آپا یہ نصائح کیا کرتی تھیں کہ دنیا میں ہمیشہ چوکنّا ہوکر نکلنا چاہئے۔ جب کبھی میں نے عمرہ پر سعودی عرب جانے کا پروگرام بنایا تو آپا ہمیشہ مجھے کہاکرتیں کہ تمہیں دنیا میں چلنا بھی نہیں آتا، دنیا بہت چالاک اورہوشیار ہے۔ وہ ہمیشہ کہا کرتیں کہ جب بھی جاؤ اکیلے کبھی نہ جاؤ اور کسی اچھے اور ہمدرد شخص کے ساتھ جاؤ۔میں نے آپا کی نصیحت پر عمل کیا اور یہ بھی محسوس کیا ہے کہ اردو محاورہ ”ایک اکیلا اور دو گیارہ“ بالکل ٹھیک ہے۔

آپا جان کو جماعت کی خدمت کا بڑا شوق تھا۔وہ ہرسال جلسہ سالانہ یوکے پر اپنی بیماری کے باوجود تینوں دن خدمت کرتیں۔وہ اپنا بستر بھی ادھر ہی لے جاتیں اور دن رات وہیں دوسری کارکنات کے ساتھ مل کر بڑی لگن کے ساتھ کام کرتیں۔ بلکہ اپنی وفات سے قبل بیماری کے دنوں میں بھی جلسہ سالانہ کے ایام میں جلسہ گاہ میں اپنا بستر بچھا کر رہا کرتیں۔ ہم ان کو کافی سمجھاتے کہ آپا آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے اب آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔ مگر پھر بھی وہ تینوں دن جلسہ گاہ میں ہی اپنی سہیلیوں کے ساتھ کام کرنے میں ہی گزارتیں۔ جب بھی جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے آپ اپنا بوریا بستر تیار کرنا شروع کردیا کرتیں۔

آپا جان ہر ایک کی مدد اور ہر طرح سے رہنمائی کیا کرتی تھیں۔ حافظہ بہت اچھاتھا۔ اپنے بزرگوں کا شجرہ نسب اور ان کے حالات کا علم تھا۔لہٰذا میں نے جب اپنی کتاب ”افغانستان اور شہداء احمدیت کی خونچکاں داستان“ لکھی تو کئی باتیں آپ سے معلوم کرکے کتاب میں لکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ آپا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کی خوبیوں کو سدا قائم رکھنے کی توفیق عطافرمائے۔

جب خاکسار نے ربوہ کے ٹی آئی کالج سے بی اے کی ڈگری لی تو آپا نے لندن کے وانڈزورتھ کالج میں بزنس سٹڈیز میں میرے داخلے کا انتظام کیا اور پھر ہوائی جہاز کی ٹکٹ بھی بھجی۔ مجھے لندن آنے میں تامّل تھا کیونکہ میری بیماری بوڑھی والدہ کی دیکھ بھال کرنے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس پر آپا کے کہنے پر میری دوسری ہمشیرہ امی جان کی دیکھ بھال کے لئے سرگودھا سے ربوہ منتقل ہوگئیں۔ لندن پہنچنے پر آپا جان نے مجھے اپنے گھر میں رکھا اور مزید تعلیم دلوائی۔ پھر آپ نے اپنے گھر میں ہی میری شادی کے انتظامات بھی کئے۔ آپ بہت ہی ہمدرد اورنیک سیرت عورت تھیں۔آپ نے صرف اپنی فیملی کی مدد ہی نہیں کی بلکہ غیروں کی مدد کرنا بھی ان کی عادت تھی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ ربوہ میں کئی ایسی بیوہ خواتین ہیں جن کی وفات سے پہلے تک مدد کرتی رہیں۔ بعض کا ہمیں بعد میں علم ہورہا ہے۔ان کی نیکیاں تو اتنی ہیں کہ جن کا شمار کرنا میرے لئے خاصہ مشکل ہے۔اللہ تعالیٰ آپا جان مرحومہ کو اُن کی نیکیوں کے بدلہ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی بیٹی کو بھی اپنی والدہ ماجدہ کی نیکیوں کو سدا جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

****

مقصود احمد منصور۔گیانا

ہیومینٹی فرسٹ گیانا کا اجراء اور کارکردگی

اسلام جہاں خداتعالیٰ کے حقوق قائم کرتا ہے وہاں انسانیت کے حقوق کی طرف بھی بہت زور دیتا ہے۔ خدمتِ انسانیت بھی انہی حقوق میں سے ایک اہم فرض ہے جس کی طرف اسلام میں بہت توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ عالمگیر اس فریضہ کو احسن رنگ میں سر انجام دے رہی ہے۔ چنانچہ اسی مقصدِ عظیم کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے1994ء میں ایک فلاحی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کے نام سے قائم کی ۔ جس کا مقصد صرف خدمت ِ انسانیت کے فریضہ کو سرانجام دینا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہیومینٹی فرسٹ ساری دنیا میں فلاحی کام کر رہی ہے۔

خاکسار کی شدید خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ گیانا بھی اس کارِخیر میں حصہ لے کر دکھی انسانیت کی دعائیں لے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ یوکے 2017ء کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران جب اس خواہش کا اظہار کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

”ٹھیک ہے۔ میڈیکل کیمپس منعقد کریں اور اخباروں میں بھی رپورٹس شائع کروائیں۔ اس سے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے بھی راستے کھلیں گے۔“ (الفضل انٹرنیشنل 22 دسمبر 2017ء)

پیارے امام کی ہدایات ملتے ہی ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے اس پر کام شروع کر دیا اور مکرم جمیل محمد کو ہیومینٹی فرسٹ گیانا کا کنٹری ڈائریکٹر مقرر کر دیا۔ جنہوں نے خاکسار سے رابطہ کیا اورہیومینٹی فرسٹ کی رجسٹریشن کے لئے خصوصی طور پر امریکہ سے گیانا تشریف لائے۔موصوف دراصل گیانیز ہیں جو کافی عرصہ سے امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ مکرم جمیل محمد اور خاکسار نے مل کر تمام کاغذات پر کام کیا اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہیومینٹی فرسٹ گیانا 2مئی 2018ء کو رجسٹر ہو گئی۔

یہاں یہ بھی عرض کرتا جاؤں کہ یہ ہیومینٹی فرسٹ گیانا کا احیائے نو تھا۔ مولانا بشیراحمد آنن مبلغ انچارج گیانا نے 2005ء میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سیلاب زدگان سے متاثرین کے لئے بہت کام کیا تھا اوربعد میں میڈیکل کیمپس اور کمپیوٹر سکول جیسے پروگرام بھی کئے تھے۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے ہیومینٹی فرسٹ کافی عرصہ سے بند تھی۔

ہیومینٹی فرسٹ گیانا کے رجسٹر کروانے کے ساتھ ہی مختلف فلاحی کاموں کا اجراء کر دیا گیا۔ جس میں سب سے پہلا کام غرباء کو کھانا کھلانا اور غریب گھرانوں میں راشن تقسیم کرنا تھا۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید پروجیکٹس کو بھی شامل کیا گیا۔جس میں خصوصیت سے میڈیکل کیمپس، تعلیمی و تدریسی پروگرام شامل ہیں۔

ان تمام پروگراموں کو چلانے کے لئے بہت سے رضاکاران کی ضرورت تھی ۔ جس کے لئے آغاز سے ہی کوشش کی گئی۔ رضاکاران کی ٹیم میں احمدی احباب کے علاوہ عیسائی اور ہندو مذہب میں سے بھی افراد شامل ہوئے۔رضاکاران میں ڈاکٹرز، نرسز، اکاؤنٹنٹس، ماہرنفسیات،سماجی کارکنان جیسے اہم شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہیومینٹی فرسٹ گیانا کی رضاکارٹیم میں 50 سے زائد افراد شامل ہیں جو 5مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کےفضل و کرم سے ہیومینٹی فرسٹ گیانا کے پچھلے دو سالوں کے کاموں کی مختصر کارکردگی درج ذیل ہے۔

طعام

ہیومینٹی فرسٹ گیانا نے سب سے پہلاکام غرباء اور بےگھر افراد کے لئے کھانا پکا کر تقسیم کرنا شروع کیا ۔جس کا آغاز صرف 50 افراد کے ماہوارکھانےپکانے سے ہوا اور اب تک 44 بار کھانا پکایا جا چکا ہے جس سے 4807 مفلس افراد کو کھاناکھلایا جا چکا ہے۔

راشن

مفلس و نادار خاندانوں میں ہر6 ہفتہ بعد باقاعدگی کے ساتھ راشن تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس میں چاول، آٹا، دالیں وغیرہ جیسی بنیادی اشیاء خوردِنی دی جاتی ہے۔اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے6 مختلف علاقوں میں 1151 مستحق خاندانوں میں راشن دیا جاچکا ہے۔اسی طرح کرونا وائرس کی وباء کے دور میں خاص طور پر 200 سے زائد خاندانوں میں راشن تقسیم کیا جا رہا ہے۔

میڈیکل کیمپ

اب تک 12 میڈیکل کیمپس منعقد کئے جا چکے ہیں۔ جن کے ذریعہ 1181 افراد کو طبّی امداد فراہم کی جاچکی ہے۔ میڈیکل کیمپس میں بلڈ پریشر،بلڈشوگر چیک کرنے اور ڈاکٹرسے مشورہ کے علاوہ مختلف طبّی سہولیات بھی مہیا کی گئی۔جن میں دانتوں کے علاج، آنکھوں کے علاج،مختلف قسم کے کینسرز ٹیسٹ،ادویات کے عطیہ جات وغیرہ دیئے گئے۔مختلف افراد میں ہومیوپیتھی دوائیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ میڈیکل کیمپس،مختلف اداروں اور تنظیموں کے ساتھ مل کر بھی کئے گئے اور انفرادی طور پر بھی کئے۔کرونا وائرس کی ہومیوپیتھک دوائی جو حفظ ما تقدم کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمائی تھی وہ بھی تقسیم کی گئی ہے۔اس کے علاوہ کپڑے کے بنے ہوئے فیس ماسک بھی تقسیم کئے جا رہےہیں۔

تعلیم و تدریس

ہیومینٹی فرسٹ گیانا کی طرف سے تعلیمی پروگرامز بھی منعقد کئے جا رہے ہیں۔ ایک بہت کامیاب پروگرام انسانی نفسیات پر مشتمل ورکشاپ تھی۔ جس میں غصہ، جذبات اور سٹرس پر قابو کے ساتھ ساتھ باہمی معاملات کے حل پرمشتمل موضوعات پر گفتگو کی گئی۔ اس کے علاوہ وینزویلا سے آئے ہوئے مہاجرین کی مدد کے لئے انگریزی زبان کی کلاسز بھی منعقد کی گئیں ۔ جس کی وجہ سے ان مہاجرین کو گیانا ملک میں رہن سہن میں آسانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اب تک 146 کلاسز منعقد کی جا چکی ہیں جس سے 181 طلباء کو فائدہ ہوا ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خلیفۂ وقت کی رہنمائی اور دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے ہیومینٹی فرسٹ گیانا دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہی ہے۔الحمد للہ علیٰ ذالک۔ہیومینٹی فرسٹ گیانا کے بارے اخباروں میں بھی رپورٹ شائع ہوچکی ہے۔جن میں سے گیانا کرانیکل(Guyana Chronicle) اور سٹابروک نیوز (Stabroek News) شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام وہ لوگ جو اس فلاحی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں اور قربانی کر رہے ہیں، چاہے مال کے ذریعہ ہو یا وقت کے ذریعہ، ان کو اس دنیااور آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ اور ہیومینٹی فرسٹ مزید ترقیات حاصل کرنے والی ہو،دکھی انسانیت کی حقیقی مدد کرنے والی ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو۔ آمین ثم آمین

****

چند دن ہیں

برکتوں کے یہ دن بھی گزر جائیں گے
بخت مومن کے اس سے سنور جائیں گے
روزہ ہم کو بنائے حبیب خدا
تیرے در کے سوا ہم کدھر جائیں گے
چار سو دیکھو پھیلی ہوئی برکتیں
نور ہی نور ہے اب جدھر جائیں گے
سستیاں ساری تر صدر مٹا دو ابھی
چند دن ہیں یہ جلدی گزر جائیں گے

ترصد عنایت مہر۔ہالینڈ

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرمہ طاہرہ زرتشت ناروے لکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کی ساری ٹیم کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کی مساعی میں بہت برکت ڈالے ۔ ان حالات میں جبکہ تمام کام رک چکے ہیں ۔ ایسے میں اللہ کا احسان ہے کہ انٹرنیٹ کی سہولت فی الحال میسر ہے اور جماعتی خبریں، پیارے آقا کے ارشادات اورموجودہ حالات کے مطابق الفضل کے علمی اور تربیتی مضامین سے استفادہ کی توفیق مل رہی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک ہی جھٹکے سے جس طرح دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اور اشرف المخلوقات کی بے بسی کو اس پر ظاہر کر کے سارا گھمنڈ خاک میں ملا دیا ہے ۔اللہ کرے کہ دنیا کو اپنے خالق و مالک کے حضور سربسجود ہونے کی توفیق ملے۔ اور اس وبا سے دنیا کو نجات حاصل ہو ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھی گناہ بخشے اور پردہ پوشی فرمائے ۔

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے ۔ آپ اور آپ کی ٹیم کو ہم دونوں کی طرف سے مبارکباد پیش ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عبادتوں کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو مع اہل و عیال صحت سلامتی سے رکھے ۔ اور ساری جماعت کی بھی حفاظت فرمائے۔

ام سبیکہ۔ سیرالیون

رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرۃ:184)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

● حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔ یہ برکت والا مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے ۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی اس رات کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 11 مسند ابی ہریرہ)

● حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری روز آنحضرت ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’ اے لوگو! ایک عظیم مہینہ آ گیا ہے ۔ ایک ایسا مہینہ جو بہت مبارک ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزہ کو فرض اور اس کی راتوں کے قیام کو طوعی نیکی قرار دیا ہے۔ اس مہینے میں جس نے عام نیکی کے ذریعہ قرب پانے کی کوشش کی تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہو گی جو دوسرے مہینوں میں کوئی فرض ادا کرتا ہے۔ اور جو کوئی اس مہینے میں ایک فرض ادا کرے گا تو اس کا اجر عام دنوں کی ستر نیکیوں کے برابر ہو گا۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی اور دلداری کا مہینہ ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت اور اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جاتی ہے اور اسے روزہ دار کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اگرچہ روزہ دار کے اجر میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کا حق ادا کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا یہ اجر تو اس شخص کو بھی ملتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا صرف پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلواتا ہے۔ البتہ جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا تو اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ وہ جنت میں جانے تک پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

● یہ رمضان کا مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس کے ابتداء میں رحمت ہے۔ درمیان میں مغفرت ہے۔ آخر میں آگ سے نجات ہے۔ جو شخص اس ماہ میں غلام یا مزدور کے روزہ دار ہونے کے باعث اس کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں تخفیف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا اور اسے عذاب سے مخلصی بخشے گا‘‘۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثانی صفحہ 173-174)

● حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے استقبال کے لئے یقیناً سارا سال جنت سجائی جاتی ہے اور جب رمضان آتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ یا اللہ ! اس مہینے میں اپنے بندوں کو میرے لئے خاص کر دے۔(بیہقی شعب الایمان)

● حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو آسمان (یعنی جنت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب)

● حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جنّ جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کا کوئی دروازہ مطلقاً نہیں کھولا جاتا ۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے! تُو فوری طور پر بدی سے رُک جا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور ایسا ماہِ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔

ان احادیث کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

’’ اس حدیث سے یہ مراد نہیں کہ رمضان کے مہینے میں دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جو دوزخی کام کرے اور ہر وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گزر رہا ہے خواہ مومن ہو یا کافر ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر مومن بھی ہو یعنی ظاہری طور پر ایمان لاتا ہو لیکن رمضان کا مہینہ دیکھنے کے بعد اس کے تقاضوں کے خلاف بات کرے اور عمداً ایسی باتوں کا ارتکاب کرے جو رمضان کے منافی ہیں بلکہ عام دنوں کے بھی منافی ہیں تو ایسے شخص پر تو جہنم کے دروازے زیادہ زور سے کھولے جائیں گے۔ دراصل یہ خوشخبری ہے محض ان مومنوں کے لئے جو حضرت اقد س محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں اور قرآن کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں... پس اس پہلو سے دروازے جب کھولے جاتے ہیں تو ان پر کھولے جاتے ہیں جو اللہ اور رسول کی اطاعت میں وقت گزارتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کے لئے جن پر یہ مبارک مہینہ طلوع ہوا لیکن اس کی طرف پیٹھ پھیر کر اس کے سارے تقاضوں کو جھٹلا دیا۔ اس کے سارے تقاضوں کو رد کر دیا۔ ایسے لوگوں پر تو جہنم پہلے سے زیادہ بھڑکنے کے احتمالات ہیں بجائے اس کے کہ جہنم کے دروازے بند ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 26جنوری 1996ء)

ایک اور جگہ فرمایا۔

’’یہ مراد نہیں ہے کہ بد لوگوں کے شیاطین بھی جکڑے جاتے ہیں ان کو تو اور بھی زیادہ گناہ ہوتا ہے رمضان میں بے حیائیاں کرنے کا۔ اس لئے مراد یہی ہے کہ وہ جو خود خدا کی رضا کی زنجیروں میں اپنے آپ کو جکڑتے ہیں ان کے شیاطین جکڑے جاتے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 10دسمبر 1999ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ ‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ256)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان کرتے ہیں۔

’’رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی کیونکہ خداتعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خداتعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے... سو اس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے۔ اورہر لحہ قبولیت دعا کا لحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اُس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اٹھ سکتے ان کو ایک نظام کے ماتحت اٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں اُن کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 382-383)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’آنحضرت ﷺ نے ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان ہونے والے گناہوں کی معافی کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ہونے والے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے گناہوں سے معافی کے جو ذرائع بتائے ہیں وہ آپ ایک ترتیب سے بیان فرما رہے ہیں۔ یہ پہلے نماز، پھر جمعہ، پھر رمضان۔ پس اس ترتیب سے یہ غلط فہمی دُور ہو جانی چاہئے کہ صرف سال کے بعد رمضان کی عبادتیں ہی گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں۔ بلکہ یہ ترتیب اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ نمازوں کی پانچ وقت روزانہ ادائیگی اپنے حصار میں لئے ہوئے ساتویں دن جمعہ میں داخل کر کے جمعہ کی برکات سے حصہ دلائے گی۔ اور سال بھر کے جمعے داخل کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فیض سے فیضیاب کریں گے۔ روزانہ کی پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گی کہ یہ تیرا بندہ تیرے خوف اور تیری محبت کی وجہ سے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے پانچ وقت تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ ہر جمعہ عرض کرے گا کہ تیرا یہ بندہ سات دن اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچاتے ہوئے جمعہ کے دن جس میں تیرے پیارے نبی ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اس میں ایک قبولیت دعا کا لحہ بھی آتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات حدیث6400) اپنی دعاؤں کی قبولیت کی آرزو لے کر تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ رمضان کہے گا کہ اے خدا! یہ بندہ رمضان کا حق ادا کرنے کے بعد گناہوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں بجالاتے ہوئے اس رمضان میں اس امید پر داخل ہوا کہ تو اسے بھی اپنی رحمت، بخشش اور آگ سے بچانے کے عشروں سے فیضیاب کرے گا۔ ‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23جون 2017ء)

مظفر احمد دُرّانی

رمضان میں محبتِ الٰہی اور اس کے حصول کے ذرائع

محبتِ الٰہی جس کا دینی معاشرہ میں اکثر ذکر رہتا ہے ایک دو طرفہ عمل کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں سے محبت ایک لازوال اور غیر منقطع عمل ہے جبکہ ایمان والے بھی ہر آن اللہ ہی کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا: وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرہ:166) جبکہ آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلاوتِ ایمانی کے حصول کی سب سے پہلی شرط یہ بیان کی کہ اللہ اوراس کے رسول سے محبت دوسری ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

محبت انسان کی فطرت میں ہے جب وہ خدا کی یاد میں بہتی ہے تو وہاں سے منور ہو کر لوٹتی ہے۔ پھر خدا اور اس کے بندے میں ایک نوری تعلق پیدا ہوتا ہے جو انسان کے ہر قول و فعل کو روشن کر دیتا ہے۔ گو یا انسان خدا نما اور اس کا ہی مظہر ہو جاتا ہے۔

محبتِ الٰہی کی علامت

جب ایک مومن اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اپنے بندہ سے محبت کرتا ہے تو کیسے معلوم ہو کہ اسے محبتِ الٰہی حاصل ہے، کیا اس کی کوئی علامت یا نشانی بھی ہے؟ اللہ والوں کو تو اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ ان کی محبتِ الٰہی اور تعلق باللہ کو ماپا جائے۔ لیکن اس سعادت و برکت کے اظہار کے لئے حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جب اللہ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو جبریلؑ کو فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے کو محبوب جانتا ہوں تو بھی اس کو محبوب جان۔ پھر جبریلؑ آسمان والوں کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں انسان کو محبوب رکھتاہے پس تم بھی اس کو محبوب رکھو۔ تو آسمان والے اس کومحبوب جانتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کی قبولیت اتار دی جاتی ہے۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ)

یوں خدا کا محب و محبوب ظاہر ہو جاتا ہے۔

محبت الٰہی کے حصول کے ذرائع

محبتِ الٰہی کے حصول کے کئی ذرائع ہیں جنہیں انسان اختیار کرکے کامیاب ہو سکتا ہے۔ جن پر دوام ضروری ہے۔اور انہیں پر عمل پیرا ہونا محبتِ الٰہی کی علامت بن جایا کرتا ہے۔ان میں سے چند ایک ذیل میں تحریر ہیں۔

1۔حصولِ محبت کے لئے دعا

آنحضرت ﷺ جو دل کی گہرائیوں سے محبتِ الٰہی کے حصول کے طلبگاربلکہ خدا کے محب و محبوب تھے اس غرض کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کو نبی داؤدؑ کی یہ دعا نہ صرف بہت پسند تھی بلکہ آپ نے اسے اپنی امت کے پڑھنے کے لئے بھی پسند فرمایا۔ یعنی اے میرے اللہ ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میری خدا ! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان ، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

(جامع ترمذی ابواب الدعوات باب دعاء داؤد)

2۔حصولِ محبت کی کوشش

اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان کوشش اور جستجو کرے تب اسی کے فضل اور رہنمائی سے محبتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ (العنکبوت:70)

3۔حصولِ محبت میں ابتداء

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل الذکر)

گویا اظہارِ محبت اور اس کے حصول کی کوشش کی ابتداء ہمیشہ انسان کی طرف سے ہونی چاہئے پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اسے محبت سے بھر دیتا ہے۔

4۔ فرائض و نوافل کی بجا آوری

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ حدیثِ قدسی بیان فرمائی کہ

’’ میرا قرب حاصل کرنے کے لئے سب سے محبوب ذریعہ فرائض کی بجا آوری ہے۔ اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میراقرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تومیں اس کو پناہ دیتا ہوں۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

5۔کامل اطاعتِ رسولؐ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔

’’اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کادروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ۔ اورجو لوگ پورے زورسے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتاہے۔

سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی ۔ اورمیرے لئے اس نعمت کا پاناممکن نہ تھا اگر میں سید و مولیٰ فخر الانبیاء اورخیر الوریٰ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا ۔سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا۔اور میں اپنے سچے اورکامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اورنہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے اورمیں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اورکامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اوردل ایک ابدی اورلازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اورکامل محبت الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اوریہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیساکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتاہے کہ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے (آل عمران :32) بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اورلاف و گزاف ہے ۔جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتاہے توخدا بھی اس سے محبت کرتاہے تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اورہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اورایک قوتِ جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اورایک نوراس کو دیا جاتاہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے ۔جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتاہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اوروجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی، بلکہ سب کوایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے۔اورجس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتاہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے ایسا ہی خدا ایسے دل پر اُترتا ہے اوراس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتاہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ،روحانی خزائن جلد22 ص64تا 65)

6۔احسان سے کام لینا

دوسروں سے نیکی اورحسنِ سلوک کرنااوراحسان سے کام لینا انسان کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ احسان سے کام لو اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناًمحبت کرتاہے۔ (البقرہ :196)

7۔سچی توبہ کرنا

سچی توبہ انسان کو دھو دیتی ہے اور وہ نئ روحانی پیدائش کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے۔یہ وہ حالت ہے جو خدا کو بہت پسند ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اللہ ان سے جو اس کی طرف بار بار رجوع کرتے ہیں اور سچی توبہ کرتے ہیں یقیناًمحبت کرتا ہے۔ (البقرہ:223)

8۔ظاہری و باطنی صفائی کا اہتمام کرنا

اللہ تعالیٰ بہت ہی پاک اور لطیف ذات ہے اس لئے وہ اپنی محبت کا اظہار انہیں لوگوں سے کرتا ہے جو ہر طرح کی صفائی کا خیال رکھتے ہوں۔ جیسا کہ فرمایا کہ وہ ظاہری و باطنی صفائی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (البقرہ:223)

9 ۔تقویٰ اختیار کرنا

نیکی اور اچھائی کے لئے تقویٰ ایک اہم شرط ہے۔جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
گر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہا ہے

چنانچہ محبت الٰہی کے حصول کے لئے بھی تقویٰ بنیادی شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں ہاں جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے تو اللہ متقیوں سے یقیناً محبت رکھتا ہے۔ (آلِ عمران : 77)

10۔مصیبت پر صبر کرنا

مومنوں کی زندگی میں مصائب و آلام ان کی ترقیات کے لئے ضروری ہیں۔ پس مصائب پر صبر کرنا بھی محبتِ الٰہی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔چنانچہ اللہ تعالٰ فرماتا ہے کہ نہ تو وہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی تھی سست ہو گئے اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ انہوں نے (دشمنوں کے سامنے)تذلل اختیار کیا۔ اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(آل عمران : 147)

11۔توکل علیٰ اللہ کرنا

انسان کی زندگی میں اونچ نیچ آتے رہتے ہیں۔ہر حال میں اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنا اور اسی پر توکل رکھنا انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایاکہ جب تو کسی بات کا پختہ ارادا

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

کر لے تو اللہ پر توکل کر ۔ اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتاہے۔ (اٰل عمران :160)

12۔انصاف کرنا

انصاف بہت بڑی خوبی ہے۔جس کے نتیجہ میں دنیا میں امن و شانتی پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے انصاف کا قیام محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاکہ اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (المآئدہ: 43)

عقیدہ کی تصحیح،نیک صحبت،معرفت،صبر،حسنِ ظن اور دعا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

’’سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اول تصحیح عقیدہ کرے... مسلمانوں کا وہی خدا ہے جس کوانہوں نے قرآن کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جب تک اس کو شناخت نہ کیا جائے ،خدا کے ساتھ کوئی تعلق اورمحبت پیدا نہیں ہو سکتی نرے دعوے سے کچھ نہیں بنتا۔پس جب عقیدہ کی تصحیح ہو جاوے تو دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ نیک صحبت میں رہ کر اس معرفت کو ترقی دی جاوے اور دعاکے ذریعہ بصیرت مانگی جاو ے جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھتی جاوے گی اسی قدر محبت میں ترقی ہوتی جائے گی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ محبت کے بدوں معرفت بھی ترقی پذیر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو انسان ٹین یالوہے کے ساتھ اس قدرمحبت نہیں کرتا جس قدر تانبے کے ساتھ کرتا ہے پھر تانبے کو اس قدر عزیز نہیں رکھتا جتنا چاندی کو رکھتا ہے اور سونے کو اس بھی زیادہ محبوب رکھتا ہے اور ہیرے اوردیگر جواہرات کواور بھی عزیزرکھتاہے اس کی کیاوجہ ہے؟یہی کہ اس کو ایک معرفت ان دھاتوں کی بابت ملتی ہے جواس کی محبت کو بڑھاتی ہے۔ پس اصل بات یہی ہے کہ محبت میں ترقی اور قدر و قیمت میں زیادتی کی وجہ معرفت ہی ہے۔اس سے پیشتر کہ انسان سرور اور لذت کا خواہش مند ہو اس کوضروری ہے کہ وہ معرفت حاصل کرے۔لیکن سب سے ضروری امر جس پر ان سب باتوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ وہ صبر اورحسن ظن ہے جب تک ایک حیران کر دینے والا صبر نہ ہوکچھ بھی نہیں ہوسکتا ۔جب انسان محض حق جوئی کے لیے تھکانہ دینے والے صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی اورمجاہد ہ کرتاہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے مواقف اس پر ہدایت کی راہ کھول دیتاہے یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر سعی اور مجاہدہ کرتے ہیں آخر ہم ان کی اپنی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ (العنکبوت:70) ان پردروازے کھولے جاتے ہیں یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتے ہیں وہ پاتے ہیں۔کسی نے خوب کہا

اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(ملفوظات جلد اول ص461)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اپنی محبت ورحمت سے نوازے۔

******

ایسے نو آموز شعراء کا کلام جنہوں نے روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے حُسن میں اضافہ کے لئے اپنے قلم کو حرکت دی

اے معافیوں کے مالک!

اے آسمان والے اک معجزہ دکھا دے
رحمت کی اپنی پیارے ٹھنڈی ہوا چلا دے
ویران شہر سارے سہمے ہوئے بے چارے
انسان مر رہے ہیں اب آ کے دے دلاسا
اے میرے پیارے کافی ، اے میرے پیارے شافی
دنیا کو معاف کردے اے معافیوں کے مالک
ٹھنڈی ہوا چلا دے سب مشکلیں مٹا دے
یا رب تو رحم کر دے ٹھنڈی ہوا چلا دے
اے آسمان والے اک معجزہ دکھا دے

آمنہ مبارکہ

آفت کرونا

اے میرے رب کردے فضل و کرم ہم پہ تو اب
تیرے حضور کرتے بیاں حالات سجدوں میں سب
آئی جو ہے یہ آفت سب پر اب کورونا بن کر
ہے یہ ایمان اپنا کر کے کرشمہ کوئی بچائے گا رب
زمانے میں پریشانی فکرمندی و بےچینی جو پائے
احمدی مایوس نہ ہونا رحمت خدا سے تو تب
یہ آفت تو آئی تھی حسن روحانی ہی بڑھانے کو
تعلق گر رب سے بڑھا بدلیں گے یہ حالات تب
اس کی رحمت کی ردا ہی بچائے گی ہر آفت سے
یہی یقین ہے تجھ پہ تیری تقدیر پہ میرے رب

فہمیدہ طاہر ڈار۔ جرمنی

نعت

ذکر انؐ کا شعار ہو جائے
سانس بھی مُشکبار ہو جائے
تو ہو راضی جو میرے آقاؐ تو
راضی پروردگار ہو جائے
اُنؐ کی سیرت سے اور سنت سے
زندگی باوقار ہو جائے
کاش غنچے کھلیں مودت کے
کاش ہم پر بہار ہو جائے
ڈولتی زیست کی یہ ناؤ بھی
تیری رحمت سے پار ہو جائے
اک سفر ہو مرا مدینے کا
اور وہی یادگار ہو جائے
اشک نکلے دیا ندامت کا
’’انؐ کی رہ کا غبار ہو جائے‘‘

سعدیہ مبارکہ۔فجی

		وقت سحر	وقت افطار
29۔اپریل 2020ء			
مکہ مکرمہ		04:32	18:45
مدینہ منورہ		04:27	18:50
قادیان	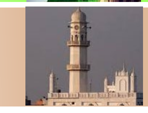	04:16	19:07
ربوہ	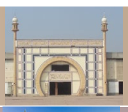	03:56	18:49
اسلام آباد ٹلفورڈ	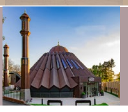	03:14	20:22